WED.6.Nov.2024
VOLUME:19 NO: 282
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروزبدھ 6/نومبر 2024
جلد:19 شمارہ: 282
30/ربیع الثانی 1446ھ
قیمت00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

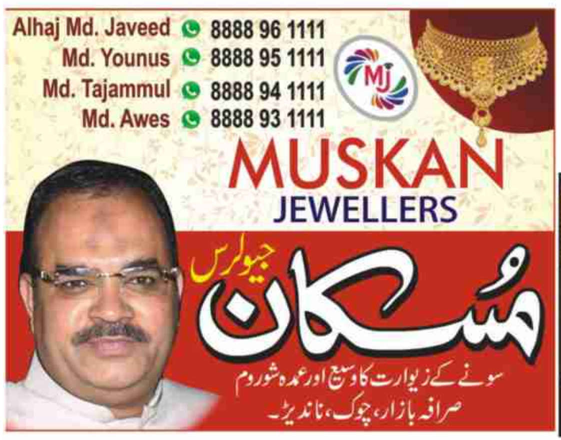

’عدلیہ کی آزادی کا مطلب ہمیشہ حکومت کیخلاف فیصلہ دینا نہیں ہوتا‘

کچھ پریشر گروپس الیکٹرانک میڈیا کا استعمال کر کے عدالتوں پر دباؤ ڈالتے ہیں: چیف جسٹس چندر چوڑ

نئی دہلی: سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ عدلیہ کی آزادی کا مطلب ہمیشہ حکومت کے خلاف فیصلے کرنا نہیں ہوتا۔ انڈین ایکسپریس گروپ کی جانب سے منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چندر چوڑ نے کہا کہ کچھ پریشر گروپس ہیں جو الیکٹرانک میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے عدالتوں پر دباؤ ڈال کر سازگار فیصلے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روایتی طور پر، عدالتی آزادی کو ایگزیکٹو سے آزادی کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ عدلیہ کی آزادی کا مطلب اب بھی حکومت سے آزادی ہے۔ لیکن عدالتی آزادی کے معاملے میں یہ واحد چیز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا معاشرہ بدل گیا ہے۔ خاص طور پر سوشل میڈیا کے آنے کے بعد، آپ دلچسپی گروپوں، دباؤ گروپوں، اور گروپوں کو دیکھتے ہیں جو عدالتوں پر سازگار فیصلے کرنے کے لئے دباؤ ڈالنے کے مقصد کے لئے الیکٹرانک میڈیا استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چندر چوڑ، جو اس ماہ 10 تاریخ کو چیف جسٹس کے عہدہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں، نے کہا کہ اگر جج ان کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں تو یہ پریشر گروپ عدلیہ کو آزاد کہتے ہیں۔ چیف جسٹس نے کہا کہ اگر آپ میرے حق میں فیصلہ نہیں کرتے تو آپ آزاد نہیں ہیں۔ مجھے یہی اعتراض ہے۔ خودمختار ہونے کیلئے ایک جج کو یہ فیصلہ کرنے کی آزادی ہونی چاہیے کہ ان کا ضمیر انہیں کیا بتاتا ہے، یقیناً ضمیر جو کہتا ہے اس کی رہنمائی قانون اور آئین سے ہوتی ہے۔ چندر چوڑ نے کہا کہ جب انہوں نے حکومت کے خلاف فیصلہ دیا اور انتخابی بانڈز منسوخ کر دیے تو ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ آزاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ انتخابی بانڈز کا فیصلہ کرتے ہیں تو آپ بہت آزاد ہوتے ہیں لیکن اگر فیصلہ حکومت کے حق میں جاتا ہے تو آپ آزاد نہیں ہوتے یہ آزادی کی میری تعریف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کو مقدمات کا فیصلہ کرنے کی آزادی دی جانی چاہیے۔ جب جے این یو کے سابق طالب علم عمر خالد کی ضمانت کی درخواست سننے میں تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا، جو دہلی فسادات کیس میں جیل میں بند ہیں، چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ کیس کی خوبیاں- غلطی ہوسکتی ہے۔ میڈیا میں جو کچھ دکھایا گیا ہے اس سے بالکل مختلف۔ چیف جسٹس چندر چوڑ نے کہا کہ ایک جج کیس کی سماعت کے دوران اپنے دماغ کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور بغیر کسی تعصب کے اس کی خوبیوں کا فیصلہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا میں ایک خاص کیس اہم ہوجاتا ہے اور پھر اس مخصوص کیس پر عدالت کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس کا عہدہ سنبھالنے کے بعد میں نے ضمانت کے مقدمات کو ترجیح دینے کا فیصلہ کیا کیونکہ اس کا تعلق ذاتی آزادی سے ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ عدالت عظمیٰ کی کم از کم ہر بنچ کو 10 ضمانتی مقدمات کی سماعت کرنی چاہیے۔ 9 نومبر 2022 سے یکم نومبر 2024 کے درمیان سپریم کورٹ میں ضمانت کے 21000 مقدمات درج ہوئے۔ اس عرصے کے دوران ضمانت کے 21358 مقدمات طے ہوئے۔

مہاراشٹر اسمبلی انتخاب: جرانگے پاٹل نے انتخابی میدان سے ہٹ کر مہایوتی کو مشکل میں ڈال دیا!

ممبئی: 5/نومبر (ایجنسیز) مراٹھا تحریک کے ذریعہ سرخیوں میں آنے والے منوج جرانگے نے مہاراشٹر اسمبلی انتخاب لڑنے سے انکار کر سیاسی ہلچل میں اضافہ کر دیا ہے۔ وہ گزشتہ کئی مہینوں سے اسمبلی انتخاب کی تیاری میں مصروف تھے اور ان کی جانب سے کئی لوگوں نے پرچہ نامزدگی داخل بھی کیا تھا، لیکن سبھی نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ جرانگے کا اچانک انتخاب سے پیچھے ہٹنا کسی بڑی حکمت عملی کا نتیجہ بتایا جا رہا ہے۔ مہاراشٹر اسمبلی انتخاب سے پیچھے ہٹنے پر تحریک کے قائد جرانگے پاٹل نے کہا ’’ایک سماج کے زور پر ہم انتخاب نہیں لڑ سکتے۔ مسلم اور دلت سماج کے لیڈران سے ہم نے امیدواروں کی ایک فہرست مانگی تھی، لیکن وہ نہیں مل پائی، اس لئے انتخاب میں امیدوار نہیں اتاریں گے۔ ایسے میں مراٹھا سماج کو خود فیصلہ کرنا ہے کہ کسے ہرانا ہے اور کسے جتانا ہے۔‘‘ انہوں نے مزید کہا کہ ’’میرا کسی بھی امیدوار یا کسی سیاسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو حمایت ہے۔‘‘ جرانگے پاٹل کے انتخاب میں حصہ نہ لینے سے متعلق فیصلے کا شرد پوار نے خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’مہاوکاس اگھاڑی کا جرانگے پاٹل کے انتخاب سے دوری میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ لیا ہے۔ اگر انہوں نے امیدوار اتارا ہوتا تو اس کا براہ راست فائدہ مہایوتی کو ہوتا۔ اس لئے انہوں نے جو فیصلہ لیا ہے وہ ہمارے (مہاوکاس اگھاڑی) حق میں بہتر ہے۔‘‘ دوسری جانب پاٹل کا انتخابی میدان میں نہ اترنے کے فیصلہ سے بی جے پی کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ کیونکہ منوج جرانگے مراٹھواڑہ علاقے سے آتے ہیں اور ان کی تحریک بھی مراٹھا لوگوں کے لئے ہی تھی۔ ان کے انتخاب لڑنے سے سب سے زیادہ اثر مراٹھواڑہ بیلٹ میں ہی پڑتا۔ حالیہ اختتام پذیر پارلیمانی انتخاب میں منوج جرانگے کی مخالفت کی وجہ سے مہایوتی کو بہت نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ مراٹھواڑہ کی 8 پارلیمانی سیٹ سے 7 پر مہایوتی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ساتھ ہی مہایوتی کو مراٹھواڑہ کے آس پاس کے پارلیمانی حلقوں میں بھی ہار ہوئی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ پارلیمانی انتخاب میں مراٹھا تحریک کو دلت اور مسلم دونوں سماج کا بھرپور ساتھ ملا تھا۔ اس کی وجہ سے مہاراشٹر میں مہایوتی کو بہت زیادہ نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر منوج جرانگے اسمبلی انتخاب میں حصہ لیتے تو اس کا سب سے زیادہ نقصان مہاوکاس اگھاڑی کو ہی ہوتا۔ مراٹھواڑہ علاقہ میں اسمبلی کی 46 سیٹیں آتی ہیں اور مغربی مہاراشٹر میں 70 سیٹیں ہیں۔ ان دونوں علاقوں میں منوج جرانگے کا خاصا اثر مانا جاتا ہے اور مراٹھا ووٹرس یہاں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔

ہوائی اڈوں پر کرپان پہننے والے ملازمین پر پابندی کا حکم واپس لینے کا مطالبہ

امرتسر: امرتسر وکاس منچ اور فلائی امرتسر انیشیٹیو تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ ملک کے ہوائی اڈوں پر سکھ ملازمین کے کرپان پہننے پر پابندی لگانے والے حالیہ حکم نامے کو واپس لیا جائے۔ دونوں تنظیموں کی طرف سے جاری مشترکہ بیان کے مطابق اس سلسلے میں شرومنی گوردوارہ مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین ہرجیندر سنگھ دھامی، قومی اقلیتی کمیشن کے چیئرمین اقبال سنگھ لال پورہ اور شہری ہوابازی کے وزیر رام موہن نائیڈو وغیرہ کو خط لکھا گیا ہے۔ بیان کے مطابق بیورو آف سول ایوی ایشن سیکیورٹی کی جانب سے 30 اکتوبر کو جاری کردہ حکم نامے کے مطابق سکھ ملازمین ملک کے ہوائی اڈوں پر کرپان نہیں پہن سکتے۔ مسافروں کو صابری پہننے کی اجازت ہے جس کی لمبائی چھ انچ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

’یہ انصاف کی جیت ہے‘، یوپی مدرسہ بورڈ سے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلہ پر کیا ہے علمائے دین کا تبصرہ!

نئی دہلی: 5/نومبر (ایجنسیز) اتر پردیش کے مدرسہ ایکٹ پر منگل کو سپریم کورٹ نے ایک اہم فیصلہ سنایا، جس میں عدالت عظمیٰ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو بدل دیا ہے۔ عدالت نے اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ ایکٹ 2004 کے آئینی جواز کو برقرار رکھا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے کہا کہ اتر پردیش مدرسہ ایکٹ کی دفعات سیکولرازم کے اصول کی خلاف ورزی نہیں کرتی ہیں۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پاردیوالا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ کے ذریعہ دیئے گئے اس اہم فیصلہ کا مسلم مذہبی رہنماؤں نے خیر مقدم کیا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود مدنی نے کورٹ کے اس فیصلے پر خوشی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے اس فیصلہ کو انصاف کی جیت بتائی اور کہا کہ سپریم کورٹ کا تبصرہ ’جیو اور جینے دو‘ میں اہم پیغام چھپا ہوا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے سینئر رکن مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے اس فیصلہ پر کہا ’’ظاہری بات ہے کہ جو قانون خود حکومت نے بنائی ہو وہ کیسے غیر قانونی ہوسکتا ہے۔ بہرحال ان مدرسوں سے ہزاروں لوگ جڑے ہیں، سپریم کورٹ کے فیصلے سے انہیں بہت راحت ملی ہے۔ اب ہم لوگ پوری آزادی کے ساتھ اپنے مدرسوں کو چلا سکتے ہیں۔‘‘ جمعیۃ علماء ہند کے قانونی مشیر مولانا کعب رشیدی نے بھی عدالت عظمیٰ کے فیصلے کو حق بجانب قرار دیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ’’سپریم کورٹ نے آئین کی روح کی حفاظت کی ہے۔ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ ایکٹ کو برقرار رکھ کر عدالت نے ایک بہت بڑا پیغام دیا ہے۔‘‘ آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے ترجمان مولانا یعقوب عباس نے بھی مدرسہ ایکٹ سے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلے پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’جس طریقے سے سپریم کورٹ نے مدرسہ ایکٹ کو جائز اور صحیح ٹھہرایا، ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مدرسوں کا ملک کی آزادی میں اہم کردار رہا ہے۔ مدرسوں نے ہمیں کئی آئی اے ایس، آئی پی ایس، وزیر اور گورنر دیئے ہیں۔ مدرسوں کو شک کی نگاہ سے دیکھنا غلط ہے۔‘‘

مرکزی کمارسوامی کیخلاف پولیس افسر کو دھمکیاں دینے پر مقدمہ

بنگلورو: مرکزی وزیر ایچ۔ ڈی کمارسوامی کے خلاف کان کنی کیس کی تحقیقات کرنے والے ایک سینئر پولیس افسر کو دھمکی دینے پر مرکزی وزیر کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس ایم۔ چندر شیکھر کی شکایت کی بنیاد پر پیر کو مقدمہ درج کیا گیا۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ کمارسوامی نے ایک سرکاری ملازم کو دھمکی دی تھی کہ وہ اسے اپنے فرائض کی انجام دہی سے روکے۔ شکایت کنندہ نے کہا کہ افسران کان کنی کے ایک کیس کی تحقیقات کرنے والی خصوصی تحقیقاتی ٹیم کی قیادت کر رہے تھے جس میں کمارسوامی ملزم ہیں۔ کمارسوامی کے خلاف تحقیقات ان الزامات سے متعلق ہیں جن میں انہوں نے 2006 سے 2008 تک کرناٹک کے وزیر اعلیٰ کے طور پر اپنے دور میں قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بیلاری ضلع میں سری سائی وینکٹیشور منرلز (SSVM) کو 550 ایکڑ پر مشتمل کان کنی لیز پر غیر قانونی طور پر منظوری دی تھی۔ چندر شیکھر نے سنجے نگر پولیس اسٹیشن میں درج اپنی شکایت میں کہا، ’’SIT نے تحقیقاتی رپورٹ تیار کرنے اور ملزم (کمارسوامی) ملزم ایچ کے خلاف مقدمہ چلانے کیلئے کافی شواہد اور مواد ملنے کے بعد 2023/11/21 کو کرناٹک کے گورنر ہز ایکسی لینسی کو خط لکھا۔

یوپی مدرسہ ایکٹ کو سپریم کورٹ سے آئینی حیثیت حاصل

لیکن مدارس کا فاضل اور کامل کی ڈگریاں جاری کرنے کا اختیار محدود

نئی دہلی: 5/نومبر (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے یوپی مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ 2004 کو آئینی قرار دیتے ہوئے الہٰ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو کالعدم کر دیا۔ اس فیصلے کے نتیجے میں یوپی کے 16 ہزار مدارس میں پڑھنے والے 17 لاکھ طلباء کو راحت ملی ہے۔ سابقہ فیصلے میں الہٰ آباد ہائی کورٹ نے مدرسہ ایکٹ کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ قانون سیکولرازم کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس پر سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی، جس میں کہا گیا کہ یہ قانون آئینی ہے اور مدارس کو تعلیمی معیار کے تحت لانا ضروری ہے۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی میں تین ججوں کی بنچ نے اس معاملے کی سماعت کے دوران کہا کہ الہٰ آباد ہائی کورٹ کا فیصلہ درست نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ یوپی حکومت کو مدارس میں تعلیمی معیار کے ضوابط نافذ کرنے کا حق حاصل ہے۔ خیال رہے کہ یوپی میں مدارس کی مجموعی تعداد تقریباً 23500 ہے، جن میں سے 16513 مدارس کو سرکاری طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ ان میں 560 ایسے ہیں جو سرکاری مالی امداد حاصل کرتے ہیں۔ سماعت کے دوران، ایڈیشنل سالیسٹر جنرل نٹراجن نے عدالت کو بتایا کہ ریاست کا مؤقف یہ ہے کہ مدرسہ ایکٹ کے ذریعے ریاست کو تعلیم کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔ انہوں نے عدالت سے یہ بھی کہا کہ اس ایکٹ کی دفعات کا جائزہ لینا چاہئے لیکن اسے مکمل طور پر منسوخ کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ چیف جسٹس نے اس معاملے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ مدرسہ تعلیم کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ ریاست کو مذہبی اداروں میں تعلیم کی کیفیت کو بہتر بنانے کا حق نہیں ہونا چاہئے۔ عدالت نے اس ایکٹ کے تحت دی جانے والی ڈگریوں کا بھی ذکر کیا اور واضح کیا کہ فاضل اور کامل ڈگری دینا ریاست کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ یہ فیصلہ یوپی میں مدارس کی مستقبل کی نوعیت اور طلباء کے تعلیمی معیار پر براہ راست اثر انداز ہوسکتا ہے۔ عدالت عظمیٰ کے مدرسہ ایکٹ کو برقرار رکھنے کے بعد ریاست میں مذہبی تعلیم کے اداروں میں حکومت کا کردار مزید مضبوط ہو جائے گا۔

مدرسہ بورڈ کی قانونی حیثیت پر سپریم کورٹ کا تاریخی فیصلہ

محمود مدنی نے انصاف کی جیت قرار دیا

نئی دہلی: 5/نومبر (ایجنسیز) صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے یوپی مدرسہ بورڈ کی قانونی حیثیت کے سلسلے میں سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے مدرسہ کمیونٹی کے لیے انصاف کی فتح قرار دیا ہے۔ واضح ہو کہ آج سپریم کورٹ نے اپنے تاریخی فیصلے میں اتر پردیش مدرسہ بورڈ کی حیثیت پر مہر لگا دی ہے۔ مولانا مدنی نے اس فیصلے کو خوش آئند بتاتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ ہندوستانی مسلمانوں اور خاص طور پر مدرسوں سے وابستہ افراد کے لیے تسلی بخش اور حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے صرف مدرسہ بورڈ کے تناظر میں نہیں دیکھا جا سکتا، بلکہ اس میں مدرسوں کے خلاف منفی مہم چلانے والے سرکاری اور غیر سرکاری عناصر کے لیے ایک واضح پیغام بھی پوشیدہ ہے جو ملک کے آئین کی پروا کئے بغیر ایک تعلیمی نظام کے سلسلے میں شب و روز جھوٹا پروپیگنڈا چلاتے ہیں۔ مولانا مدنی نے کہا کہ یہ لگاتار شکایت رہی ہے کہ نچلی عدالتیں اپنے فیصلوں میں توازن برقرار رکھ نہیں پاتیں اور اکثر پولیس اور سرکاری موقف پر فیصلہ کرتی ہیں۔ آج سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو بدل کر آئینی اصولوں کی پاسداری کو یقینی بنایا ہے۔ مولانا محمود مدنی نے چیف جسٹس آف انڈیا کے اس تبصرے ’جیو اور جینے دو‘ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس جملے کی گہرائی سمجھنا ہر ہندوستانی کے لیے ضروری ہے۔ اس فیصلے سے ملک میں ایک پیغام جانا چاہیے کہ ملک کے سبھی طبقوں کو جینے کا یکساں حق حاصل ہے، بالخصوص آج مسلمان جس طرح خود کو علیحدہ اور بے بس محسوس کر رہا ہے، جس طرح فرقہ پرست طاقتیں اور اقتدار میں بیٹھے ہوئے حکومت کے کئی وزراء کھلے عام تشدد کی اپیل کر رہے ہیں اور مدرسوں کے وجود کو بوجھ بنا کر پیش کر رہے ہیں، اس پس منظر میں سپریم کورٹ کا یہ بیان نہایت اہم نصیحت کا حامل اور ملک کے لوگوں کو بیدار کرنے والا ہے۔ مولانا مدنی نے اس موقع پر یوپی مدرسہ ٹیچرز ایسوسی ایشن کی عدالتی کوششوں کی ستائش کی اور اس فیصلے کو ان کی محنتوں کا پھل بتایا۔ دریں اثنا، آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ کے قومی جنرل سکریٹری مولانا وحید اللہ خان سعیدی، دیگر ذمہ داران مولانا محمد طارق شمسی اٹاوا وغیرہ نے وہاٹس پیغام میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی اور ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے الہٰ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کی جانب سے مدرسوں کے خلاف کیے گئے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرتے ہوئے داخل ایس ایل پی میں قطعی سماعت کی پیروی تک آل انڈیا ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ کے افراد کا ہر طرح سے تعاون کیا۔ انہوں نے کہا، ’’ہمارا وفد عدالتی سماعتوں کے دوران جمعیۃ کے دفتر میں قیام کرتا رہا۔ جمعیۃ کے قانونی نگراں مولانا نیاز احمد فاروقی کا قیمتی تعاون ملا۔ یہ حضرات مقدمے کے سلسلے میں برابر جانکاری حاصل کرتے ہوئے ہم سب کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔‘‘

مہاراشٹر اسمبلی انتخاب: بی جے پی لیڈر و سابق رکن پارلیمنٹ حنا گاوت نے دیا استعفیٰ، بطور آزاد امیدوار پرچہ نامزدگی داخل کیا

اکلوا: 5/ نومبر (ایجنسیز) پیر کو مہاراشٹر اسمبلی انتخاب میں کاغذات نامزدگی کی واپسی کا آخری دن تھا۔ مہایوتی اور مہاوکاس اگھاڑی کے کئی باغی لیڈران نے انتخاب سے نام واپس لے کر پارٹی کو راحت دی، لیکن کئی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنا نام واپس نہیں لیا ہے۔ ان میں ایک اہم نام بی جے پی لیڈر و سابق رکن پارلیمنٹ حنا گاوت کا ہے۔ مراٹھا نیوز پورٹل ’ٹی وی 9 مراٹھا‘ کی ایک رپورٹ کے مطابق حنا گاوت نے اکلکوا اسمبلی سیٹ سے اپنی امیدواری کو برقرار رکھا ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے بی جے پی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے بی جے پی کے خلاف باغیانہ رخ اختیار کرتے ہوئے آزاد امیدوار کے طور پر پرچۂ نامزدگی داخل کیا تھا۔ پرچہ کی واپسی کے آخری دن بھی انہوں نے اپنا نام واپس نہ لے کر مہایوتی امیدوار کے لئے مشکل کھڑی کر دی ہے۔ بی جے پی کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دینے کے بعد انہوں نے کہا کہ ’’بغاوت کی وجہ سے پارٹی کی شبیہ خراب نہ ہو اس لئے یہ (استعفیٰ کا) فیصلہ لیا گیا ہے۔‘‘ حنا گاوت نے مہایوتی اتحاد کی اہم حلیف پارٹی شیوسینا شندے گروپ پر بڑا حملہ بھی کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’شندے گروپ مسلسل بی جے پی کے خلاف کام کر رہی ہے، اس لئے ہم نے ان کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔‘‘ قابل ذکر ہے کہ حنا گاوت ریاست کے قبائلی ترقی کے وزیر وجے کمار گاوت کی بیٹی ہیں۔ ان کے والد وجے کمار گاوت نندر بار حلقہ اسمبلی سے بی جے پی کی طرف سے میدان میں ہیں۔ حنا گاوت 2014 میں مہاراشٹر کے نندر بار سیٹ سے پارلیمانی انتخاب میں اتری تھیں، جس میں انہیں جیت حاصل ہوئی تھی۔ 2019 کے پارلیمانی انتخاب میں بھی ان کو جیت ملی تھی۔ حالانکہ 2024 کے پارلیمانی انتخاب میں انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد سے ہی انہوں نے اسمبلی انتخاب کے لئے زور آزمائی شروع کر دی تھی۔ سیٹ شیئرنگ فارمولہ کے تحت یہ سیٹ شیوسینا شندے گروپ کے حق میں گئی جس سے حنا کا خواب ٹوٹ گیا۔ بعد ازاں انہوں نے باغیانہ رخ اختیار کرتے ہوئے آزاد امیدوار کے طور پر انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا جو ہنوز برقرار ہے۔

کانگریس جنرل سکریٹری اور وائناڈ سے پارٹی امیدوار پرینکا گاندھی کوڈینچری میں ایک کارنر میٹنگ کے دوران اپنے مسلم مداحوں کے ساتھ۔

اجیت کے کام میں کوئی شک نہیں لیکن بارامتی کو نئی قیادت کی ضرورت: پوار

پونے: این سی پی (شرد پوار) کے صدر شرد پوار نے منگل کو بارامتی میں نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے کام کی تعریف کی، لیکن اس بات پر زور دیا کہ خطے کو اگلی تین دہائیوں تک ترقی کیلئے ایک نئے موقع اور قیادت کی ضرورت ہے۔ پوار پارٹی امیدوار اور ان کے پوتے یوگیندر پوار کیلئے مہم چلا رہے تھے، جو 20 نومبر کو ہونے والے اسمبلی انتخابات میں اپنے چچا اجیت سے مقابلہ کرنے والے ہیں۔ شیر پھل، بارامتی میں ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے، این سی پی (شرد پوار) کے سربراہ نے کہا کہ اس سال کے شروع میں بارامتی لوک سبھا سیٹ کیلئے مقابلہ سخت تھا کیونکہ الیکشن خاندان کے اندر لڑا گیا تھا، اور اب، اس کے پانچ ماہ بعد علاقہ کے عوام کو ایک بار پھر اسی طرح کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ عام انتخابات میں بارامتی ایم پی سپریا سولے نے بارامتی لوک سبھا سیٹ سے اپنی بھابھی اور اجیت پوار کی اہلیہ سنیترا پوار کو شکست دی تھی۔ یوگیندر پوار اجیت کے چھوٹے بھائی سری نواس پوار کے بیٹے ہیں۔ پوار نے کہا کہ آپ نے مجھے ایک یا دو بار نہیں بلکہ چار بار وزیر اعلیٰ بنایا ہے۔ آپ نے مجھے 1967 میں منتخب کیا، اور میں نے مہاراشٹر میں کام کرنے سے پہلے 25 سال تک یہاں کام کیا۔ میں نے تمام مقامی اختیارات اجیت دادا کے حوالے کر دیے، تمام فیصلے ان کے حوالے کر دیے، پروگراموں اور بلدیاتی اداروں، چینی اور دودھ کے اداروں کیلئے انتخابات کی منصوبہ بندی کی۔ انہوں نے کہا کہ اجیت پوار نے اس شعبے میں 25 سے 30 سال تک کام کیا اور ان کے کام میں کوئی شک نہیں ہے۔ سابق مرکزی وزیر نے کہا کہ اب یہ مستقبل کی تیاری کا وقت ہے۔ ہمیں ایسی قیادت تیار کرنے کی ضرورت ہے جو اگلے 30 سالوں تک کام کرے۔ انہوں نے کہا کہ سب کو موقع ملنا چاہیے اور انہوں نے کبھی کسی کو پیچھے نہیں رکھا۔

تمل ناڈو کے پانچ اسکولوں کو بم کی جھوٹی دھمکی

تروچیراپلی: تمل ناڈو کے تروچیراپلی شہر کے مختلف مقامات پر پانچ خانگی اسکولوں کو منگل کو ای میل کے ذریعے بم کی دھمکیاں موصول ہوئیں، جس کے بعد پولیس نے بڑے پیمانے پر تلاشی مہم شروع کی۔ پولیس نے بتایا کہ مہاتما گاندھی سینٹینری ودیالیہ اسکول، راجم کرشنا مورتی پبلک اسکول، راجاجی ودیالیہ، اور سنتھانم ودیالیہ سینئر سیکنڈری اسکول تمام سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن (سی بی ایس ای) سے منسلک ہیں اور ہولی کراس گرلز ہائر سیکنڈری اسکول کو آج صبح ایک ای میل موصول ہوا جس میں دھمکی دی گئی کہ اداروں پر بمباری کی جائے گی۔ متعلقہ اسکول کے حکام کی جانب سے شکایات موصول ہونے پر، تمل ناڈو بم ڈیٹیکشن اینڈ ڈسپوزل اسکواڈ (بی ڈی ڈی ایس) اور تمل ناڈو کے فائر اینڈ ریسکیو سروسز کے محکمے کے اہلکاروں نے مختلف گروپوں میں تقسیم ہو کر تعلیمی اداروں کے احاطے کے اندر مکمل چھان بین کی۔ کئی گھنٹوں کی گہری تفتیش کے بعد پولیس نے کہا کہ بم کی دھمکی ایک افواہ تھی، کیونکہ کچھ بھی مشکوک نہیں ملا۔

’کیا حکومت آپ کی زمین لے سکتی ہے؟ 9 ججوں کی بنچ نے لکھے تھے ایک نہیں بلکہ 3 فیصلے!

نئی دہلی: 5/نومبر (ایجنسیز) کسی شخص کی ذاتی یا پھر خاص طبقہ کی ملکیت کو حکومت اپنے کنٹرول میں لے سکتی ہے یا نہیں؟ اس سوال کا جواب آج چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی قیادت والی 9 ججوں کی بنچ نے دے دیا۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ 9 ججوں نے مجموعی طور پر 3 فیصلے لکھے ہیں۔ ویسے تو عدالت نے اپنا جو حتمی فیصلہ سنایا ہے، اس میں کہا ہے کہ ہر ایک ذاتی ملکیت کو حکومت اپنے کنٹرول میں نہیں لے سکتی۔ حکومت صرف ان وسائل پر ہی دعویٰ کر سکتی ہے جو سماج کی بھلائی کے لیے ہیں اور طبقہ کے پاس ہیں۔ یہ فیصلہ 2-7 کی اکثریت سے سنایا گیا۔

اس بنچ میں جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس رشی کیش رائے، جسٹس بی وی ناگرتنا، جسٹس سدھانشو دھولیا، جسٹس جے بی پاردیوالا، جسٹس منوج مشرا، جسٹس راجیش بندل، جسٹس ستیش چندر شرما اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح شامل تھے۔ جو 3 فیصلے لکھے گئے وہ اس طرح ہیں:

چیف جسٹس چندر چوڑ کی بات سے اتفاق رکھنے والے مجموعی طور پر 7 ججوں کا فیصلہ سب سے اہم ہے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت ہر ایک ذاتی ملکیت کو اپنے کنٹرول میں نہیں لے سکتی۔ ذاتی ملکیت کو سماجی وسائل تبھی مانا جائے گا جب وہ کچھ ٹھوس پیمانوں پر کھرا اترے۔

بنچ میں شامل جسٹس بی وی ناگرتنا نے اپنا الگ فیصلہ لکھا۔ انھوں نے 7 ججوں کے ساتھ اتفاق بھی ظاہر کیا اور کچھ نکات پر اعتراض کا اظہار بھی کیا۔

جسٹس سدھانشو دھولیا اکثریت والے فیصلے سے متفق نہیں تھے۔ جسٹس دھولیا نے اپنے اختلافی نوٹ میں لکھا ہے کہ یہ پارلیمنٹ کے اوپر ہے کہ وہ جغرافیائی وسائل کو کس طرح اپنے کنٹرول میں لیتا اور پھر سماج میں تقسیم کرتا ہے۔

واضح رہے کہ 23 اپریل 2024 کو اس معاملے میں سماعت ہوئی تھی۔ یکم مئی کو 5 دن کی سماعت کے بعد فیصلہ محفوظ رکھ لیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے سے صاف ہو گیا کہ ذاتی یا پھر طبقہ کی ملکیت پر حکومت کا حق بنتا ہے یا نہیں۔ یہ فیصلہ سماجی انصاف کی لڑائی کو ایک نیا رخ دے سکتا ہے۔ توجہ طلب بات یہ ہے کہ 2023 میں ’آکسفیم‘ کی ایک رپورٹ کے مطابق ہندوستان کے ٹاپ 5 فیصد لوگوں کے پاس ملک کی مجموعی ملکیت کا کم از کم 60 فیصد حصہ تھا۔ جبکہ کم از کم میں گزر بسر کر رہی ہندوستان کی 50 فیصد آبادی ملک کی محض 3 فیصد ملکیت کے ساتھ زندگی میں جدوجہد کرنے کے لیے مجبور ہے۔ عدم مساوات کے اسی فرق کو ختم کرنے کے سوال پر لوک سبھا انتخاب میں جس وقت بی جے پی اور کانگریس بحث کر رہے تھے، سپریم کورٹ کے 9 ججوں کی آئینی بنچ اس پر غور و خوض کر رہی تھی۔ اس سوال کا جواب تلاش کیا جا رہا تھا کہ کیا کسی ذاتی ملکیت کو قبضے میں لے کر حکومت اسے ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کر سکتی ہے؟ اب یہ جواب سب کے سامنے ہے۔

یوپی میں ڈی جی پی کی تقرری کا اختیار اب مرکز کے بجائے یوگی حکومت کے پاس، اکھلیش نے اٹھایا سوال

لکھنؤ: 5/نومبر (ایجنسیز) یوگی حکومت نے ضمنی انتخاب سے قبل ایک بڑا فیصلہ کیا ہے، جس کے تحت اب اتر پردیش کا ڈی جی پی کون ہوگا اس کا فیصلہ مرکز نہیں خود یوپی حکومت کرے گی۔ پیر کو ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں اس تجویز پر مہر لگ گئی جس میں یوپی ایس سی کو پینل نہیں بھیجنے کی بات کہی گئی ہے۔ اس سلسلے میں سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کا بھی ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے اس معاملے کو دہلی بمقابلہ لکھنؤ قرار دیا ہے۔ اکھلیش یادو نے ڈی جی پی معاملے کو دہلی بمقابلہ لکھنؤ بتاتے ہوئے سوشل میڈیا پر پوسٹ کیا ہے ’’سنا ہے کسی بڑے افسر کو مستقل عہدہ دینے اور اس کی مدت کار 2 سال بڑھانے کا نظام بنایا جا رہا ہے۔۔۔ سوال یہ ہے کہ نظام بنانے والے خود 2 سال رہیں گے یا نہیں۔ کہیں یہ دہلی کے ہاتھ سے لگام اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش تو نہیں ہے، دہلی بمقابلہ لکھنؤ 2.0۔ قابل ذکر ہے کہ یوگی حکومت نے ڈی جی پی کے انتخاب کے لیے ہائی کورٹ کے سبکدوش جج کی صدارت میں کمیٹی بنائی ہے جس میں چیف سکریٹری، یوپی ایس سی کی طرف سے نامزد ایک شخص، اتر پردیش پبلک سروس کمیشن کے صدر یا ان کی طرف سے نامزد شخص، ایڈیشنل چیف سکریٹری یا چیف سکریٹری (داخلہ) اور ایک سبکدوش ڈی جی پی کمیٹی میں شامل ہوں گے۔

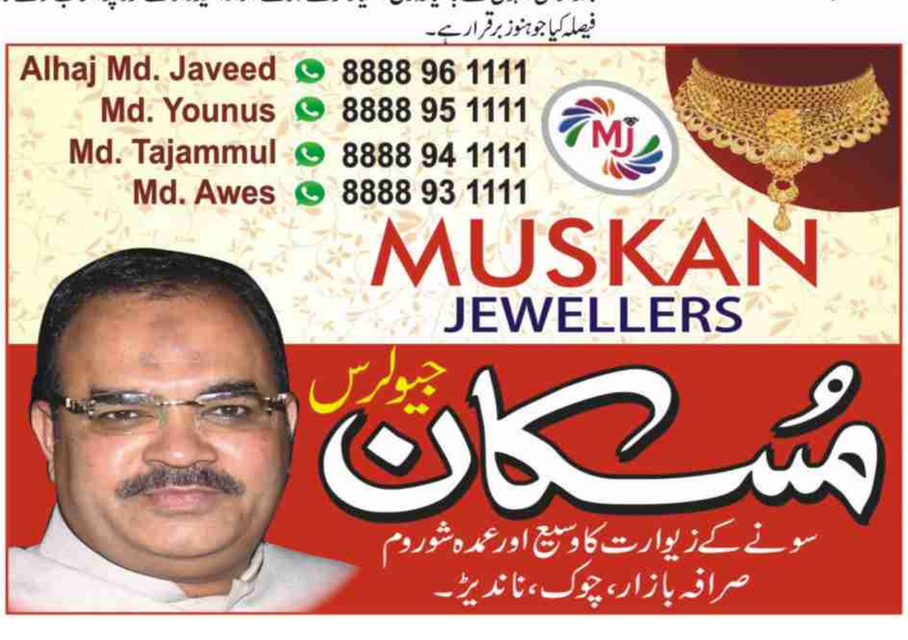

روزنامہ
ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक़-ए-ताज़ा
06 Nov. 2024

کینیڈا میں غیر ملکی طلبہ کو نو ماہ تک کام نہیں ملتا، اب مفت کھانے کی سہولت بھی ختم'

برندر سنگھ

کینیڈا میں خوراک کی بڑھتی ہوئی مانگ نئے خدشات کو جنم دے رہی ہے اور اب وینکوور کے ایک مقامی فوڈ بینک نے حال ہی میں فرسٹ ایئر کے غیر ملکی طلبہ کو کھانا دینے سے منع کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق گریٹر وینکوور فوڈ بینک نے کھانے کے طلبگاروں کی تعداد میں روز بروز اضافے کو اس کی بڑی وجہ قرار دیا ہے۔ ان کے مطابق چند برسوں میں ان پر بوجھ بڑھا ہے۔ گریٹر وینکوور فوڈ بینک کی کمیونیکیشن منیجر ایما نیلسن نے ای میل کے ذریعے میڈیا کو بتایا کہ موجودہ حکومتی پالیسی کے مطابق غیر ملکی طلبہ کو کینیڈا آنے سے پہلے اپنے ساتھ 'کافی پیسے' لانے کی ضرورت ہے۔ وفاقی ضوابط کے مطابق غیر ملکی طلبہ کے پاس کینیڈا میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے ٹیوشن اور سفری اخراجات کے علاوہ ان کے بینک اکاؤنٹ میں 20,635 ڈالر ہونا ضروری ہے۔ کینیڈا میں بین الاقوامی طالب علموں کے لیے کام کرنے والے ایک طلبہ کارکن جسکرن بنیپال کہتے ہیں: 'یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ گریٹر وینکوور فوڈ بینک طلبہ کو ان کے جی آئی سی کی وجہ سے کھانا دینے سے انکار کر رہا ہے۔ جی آئی سی کا مطلب گارنٹیڈ انویسٹمنٹ سرٹیفیکیٹ ہوتا ہے۔ یعنی آپ کے اکاؤنٹ میں ایک خاص رقم ہونی چاہیے۔ اس فیصلے کے بعد گریٹر وینکوور فوڈ بینک کو بھی تنقید کا سامنا ہے۔ بی بی سی پنجابی نے گریٹر وینکوور فوڈ بینک سے رابطہ کیا، لیکن ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ مقامی فوڈ بینک کا یہ فیصلہ ایسے وقت میں آیا ہے جب کینیڈا میں گروسری کی قیمتیں اور بے روزگاری ریکارڈ بلندیوں پر ہے۔ مہنگائی اور بے روزگاری نے وہاں کے عوام کی زندگی کو بُری طرح متاثر کر رکھا ہے۔ کینیڈا پہنچنے والے غیر ملکی طلبہ کی بڑی تعداد کو روزگار کے ساتھ ساتھ اب خوراک کا بھی بڑا چیلنج درپیش ہے۔

گریٹر وینکوور فوڈ بینک کے مینیجرز کا کیا کہنا ہے؟

کینیڈا کے گریٹر وینکوور فوڈ بینک کی ویب سائٹ کے مطابق وہ ہر ماہ تقریباً 15,000 ضرورت مند لوگوں کو کھانا فراہم کرتے ہیں۔ گریٹر وینکوور فوڈ بینک کے مطابق ان کی تنظیم کو حکومت کی جانب سے کوئی فنڈنگ نہیں ہوتی ہے۔ انھیں صرف عوام اور صنعت کاروں کی حمایت حاصل ہے۔ گریٹر وینکوور فوڈ بینک کے سی ای او ڈیوڈ لانگ نے کینیڈا کے ٹی وی چینل سی ٹی وی نیوز سے بات کرتے ہوئے کہا کہ چھ سال قبل ان کے پاس ساڑھے چھ ہزار رجسٹرڈ افراد تھے جن کی تعداد اب پندرہ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ انھوں نے کہا: ہم خوراک کے حجم کی مانگ میں بہت زیادہ اضافہ دیکھ رہے ہیں، اور یہ اعداد و شمار حیران کن ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے گاہکوں میں نوجوانوں سے لے کر مقررہ آمدنی والے معمر افراد تک شامل ہیں جو اس وقت بڑھتی ہوئی مہنگائی کے متحمل نہیں ہیں۔ ہم خاص طور پر وینکوور میں بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہے ہیں۔ ان (میں ایسے بھی ہیں جن) کے پاس کل وقتی ملازمتیں ہیں اور وہ اپنی انشورنس خود ادا کرتے ہیں۔ ان کے پاس نوکری ہے لیکن وہ اپنا کرایہ، اپنی رہائش اور گاڑی (کی قسط) وقت پر ادا نہیں کر سکتے۔ وینکوور سٹی کونسلر ایڈرین کار نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ گریٹر وینکوور فوڈ بینک کے لیے یہ مسئلہ نیا نہیں ہے کیونکہ اس سسٹم میں ہی مسائل ہیں۔ انھوں نے کہا: 'میں فوڈ بینک کو مورد الزام نہیں ٹھہرا رہی کیونکہ وہ ان کے پاس کام زیادہ ہے۔ بہت سے خاندان اور بزرگ ان تک پہنچ رہے ہیں۔ میرے خیال میں حکومتوں کو مدد کے لیے آگے آنا چاہیے۔

طلبہ کا فوڈ بینک پر کس حد تک انحصار؟

جسکرن سنگھ کینیڈا میں بین الاقوامی طالب علم کارکن ہیں اور انھوں نے ٹیم وی کیئر کینیڈا کے ساتھ کام کیا ہے۔ بی بی سی سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا: وینکوور فوڈ بینک جس 20 ہزار ڈالر کی بات کر رہا ہے وہ طالب علموں کو سال بھر قسطوں میں ملتا ہے۔ بعض اوقات طلبہ کو کینیڈا میں 9-9 ماہ تک کام نہیں ملتا اور اوپر سے کرایہ اور دیگر اخراجات کا بار اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ جسکرن سنگھ کا کہنا ہے کہ بہت سے طلبہ جنھیں وقت پر کام نہیں ملتا وہ ان فوڈ بینکوں پر انحصار کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا: 'فوڈ بینک کے مطابق، ان کے پاس مدد کے لیے آنے والے 100 افراد میں سے 25 فیصد بین الاقوامی طلبہ ہیں، جنھیں اب اس امداد سے براہ راست خارج کر دیا گیا ہے۔ جسکرن سنگھ کا کہنا ہے کہ انڈین طلبہ اور بطور خاص پنجابی کمیونٹی کے طلبہ، ان فوڈ بینکوں پر کم انحصار کرتے ہیں کیونکہ انھیں زیادہ تر گرودواروں یا یہاں قائم پنجابی کمیونٹی کی دیگر تنظیموں سے مدد مل جاتی ہے۔ کینیڈا غیر ملکی طلبہ زیادہ تر بے روزگار رہتے ہیں اور اپنی خوراک کے لیے فوڈ بینکوں پر انحصار کرتے ہیں۔ کینیڈا کی ہنگر کاؤنٹ کی رپورٹ کے مطابق فوڈ بینک پر سنہ 2018 کے مارچ میں جہاں 10 لاکھ لوگ انحصار کر رہے تھے وہی رواں سال مارچ میں بڑھ کر 20 لاکھ سے زیادہ ہو گیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق کینیڈا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ 20 لاکھ افراد نے کینیڈا کے فوڈ بینکوں پر انحصار کیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فوڈ بینکوں میں بڑھتی ہوئی تعداد خوراک کی بلند قیمتوں اور معاشی مشکلات کی عکاسی کرتی ہے۔ ہنگر کاؤنٹ کی رپورٹ کے مطابق سنہ 2019 کے مقابلے رواں سال فوڈ بینک استعمال کرنے والوں میں 90 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ فوڈ بینکنگ سسٹم اپنی سب سے اعلیٰ سطح پر ہے۔ فوڈ بینک کینیڈا کے ریسرچ ڈائریکٹر رچرڈ میٹرون نے سی ٹی وی نیوز کو بتایا: جو لوگ ملازمت کرتے ہیں وہ زندگی کی بڑھتی ہوئی لاگت کو برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہیں کیونکہ ان کی ضروریات زندگی ان کی آمدنی سے کم ہے۔' رچرڈ نے بڑھتی ہوئی مانگ کو بے مثال قرار دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسے معاشرے میں گروسری اور رہائش کی بڑھتی ہوئی قیمت تقریباً ہر کینیڈین کو متاثر کر رہی ہے۔

کینیڈا میں فوڈ بینک کیسے کام کرتے ہیں؟

فوڈ بینک کینیڈا کی ویب سائٹ کے مطابق کینیڈا میں تقریباً 100,5 فوڈ بینک ہیں جو کینیڈا میں ضرورت مندوں کو کھانا فراہم کرتے ہیں۔ کیسر سنگھ سرے میں گرو نانک فوڈ بینک کے رضا کار ہیں۔ انھوں نے بی بی سی پنجابی سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس کی بڑی وجہ معاشی کساد بازاری کا رجحان اور مہنگائی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ فوڈ بینکوں پر طلباء کا انحصار اور تعداد ہر روز بڑھ رہی ہے۔ کیسر سنگھ بتاتے ہیں: فوڈ بینک میں آنے والے زیادہ تر لوگ ایسے طالب علم ہوتے ہیں جن کے پاس کام نہیں ہوتا ہے۔ گرو نانک فوڈ بینک کو سنہ 2020 میں کووڈ کے دور میں سرے کے گردوارہ دکھ نیوارن صاحب کے چیئرمین نریندر سنگھ نے قائم کیا تھا۔ ان کے مطابق بہت سے طلبہ یا ضرورت مند خاندان ان کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں جنھیں ماہانہ راشن کا پیکٹ دیا جاتا ہے۔ کیسر سنگھ بتاتے ہیں: 'ہماری تنظیم کو حکومت سے فنڈ نہیں ملتا۔ یہ تنظیم صرف سکھ برادری کے تعاون سے چلائی جا رہی ہے۔ ہماری دو شاخیں چل رہی ہیں، جن کے ذریعے ضرورت مندوں کو کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔' ان کا کہنا ہے کہ دور دراز کے طلبہ بھی ان کے ادارے سے رجوع کرتے ہیں۔ 'ہماری تنظیم صبح 11 بجے سے شام 6 بجے تک ضرورت مندوں کی مدد کرتی ہے، جب کہ سرکاری فوڈ بینک صرف دو گھنٹے کے لیے کھلتے ہیں۔ طلبہ بڑی تعداد میں مدد کے لیے آتے ہیں، اس لیے حکومتوں کو چاہیے کہ وہ فوڈ بینکوں کے کھلنے کے اوقات میں توسیع کریں اور فوڈ بینکوں کو مالی مدد فراہم کریں۔'

راہ نما ═══ مبارک کاپڑی

کیا ہم اپنے مفروضات کے اسیر بن گئے؟۔۔۔

کامیاب اور مثالی بچّوں کی تشکیل کا انحصار والدین کے رویّے پر ہے

تمام والدین یقیناً یہ چاہتے ہیں کہ اُن کے بچّے دنیا کے ہر محاذ پر کامیاب و کامران ہوں اور وہ کردار کے بھی دھنی ہوں البتّہ اس ضمن میں کلیدی کردار والدین کے رویّے اور گھر کے ماحول ہی کو ادا کرنا ہوتا ہے۔

'تعلیم کے لیے بجٹ کیوں؟'

ہمارے معاشرے میں والدین کی سب سے بڑی کمزوری جو آج اس مقابلے کے دور و دوڑ میں نمایاں طور پر سامنے آ رہی ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارے والدین کی ایک بڑی اکثریت کے یہاں تعلیم اور حصولِ تعلیم آج بھی کوئی ایشو نہیں ہے، کوئی موضوع نہیں ہے اور اس بناء پر اپنے بچّوں کی حصولِ تعلیم کے لیے وسائل کی کوئی فکر سرے سے نہیں ہو رہی ہے۔ آج ہمارے یہاں پری پرائمری اور پرائمری اسکول کے تعلق سے تعلیمی وسائل کے ضمن میں والدین کا رویّہ یہ ہے: ''کتابیں ایک ٹرسٹ سے ملیں گی، بیاض دوسرے ٹرسٹ سے، بستے کے لیے تیسرے ٹرسٹ میں جائیں گے اور فیس کے لیے چوتھے۔ ایک ٹرسٹ تو چھتری بھی دیتا ہے اور دوسرا چپّل ......'' جی ہاں! ایس ایس سی تک تو تعلیم اس طرح حاصل ہو جائے گی البتّہ اُس کے بعد؟ اعلیٰ تعلیم صرف مہنگی ہی مہنگی ہے۔ اُس کے لیے فکر تو بہر حال کرنی ہی ہے۔ ایس ایس سی تک کی تعلیم ہی کو کوئی منزل سمجھ لینے کی بناء پر اعلیٰ تعلیم کے ضمن میں ہمارے اکثر گھروں میں ذکر و فکر نہیں ہو رہی ہے اور کہیں ہو رہی ہے تو وہ یاسیت و مایوسی سے پُر ہے۔ ہمارے والدین اکثر یہ شکایت کرتے نظر آتے ہیں کہ '' آخر اعلیٰ تعلیم اس قدر مہنگی کیوں ہو گئی ہے''۔ ہمارا پہلا سوال اُن سے یہ ہے کہ کیا یہ 'ظلم' صرف مسلمانوں پر ہے، مہنگی تعلیم سبھوں کے لیے ہے۔ دوسری قومیں اُس کا کیسے مقابلہ کرتی ہیں؟ ہمیں بھی کرنا ہے۔ دراصل ہوا یہ کہ جب لگ بھگ سارا ملک سو رہا تھا حکومت نے چپکے چپکے یہ پالیسی بنائی، 'پیسہ بھرو اور پڑھو'! حالانکہ اب اس ملک میں جو ۲ رفیصد تعلیمی ٹیکس ہر شئے، ہر سودے اور ہر خرید و فروخت پر عائد ہے اُس سے ملک کے خزانے میں کئی ہزار کروڑ روپے سالانہ جمع ہو رہے ہیں۔ البتّہ اُس کے باوجود اعلیٰ تعلیم جو مہنگی ہی مہنگی ہے وہ 'برق صرف بیچارے مسلمانوں' پر نہیں گر رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں جائزہ لینا ہوگا کہ دوسری قومیں اِن معاملات کا کیسے مقابلہ کرتی ہیں۔ ہمارے یہاں کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ مائیں ٹرسٹ کے دفتروں میں ہانپتے کانپتے پہنچ جاتی ہیں اور وہاں کے ذمّہ داروں سے کہتی ہیں ''میرے بیٹے کی پچاس ہزار روپے کی فیس ادا کرنی ہے۔ کل صبح ۱۱ر بجے تک ادا کرنی ہے ورنہ داخلہ منسوخ ہو جائے گا۔'' اب بتایئے یہ کیسے ممکن ہے؟ اوّل تو یہ کہ بچّے کے کتنے ہی اچھے مارکس کیوں نہ ہوں یا پورے بورڈ/ ریاست کا وہ ٹاپر کیوں نہ ہو اُس کے باوجود اُسے اسکالرشپ یا مالی امداد فوری نہیں مل سکتی۔ ہر ٹرسٹ میں ہفتہ وار یا ماہانہ میٹنگ ہوتی ہے اور اُس میں سارے عریضوں پر غور و فکر ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ ۱۶ر تا ۱۸ر سال کے آپ کے بیٹا یا بیٹی کی فیس کے لیے آپ صرف ایک دن قبل ہی سنجیدہ ہو گئے؟ آپ کا بچّہ کم از کم آٹھویں، نویں جماعت میں داخل ہوتے ہی آپ کو جاگ جانا چاہیئے تا کہ دسویں/ بارہویں کے فوراً بعد ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے کی فیس کا انتظام کرنا ہے اُس کا کیا ہوگا؟ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے معاشرے کے والدین کی ایک بڑی اکثریت نے دو اصطلاح سُنی ہی نہیں اور وہ ہیں: بجٹ اور بچت۔ جی ہاں، گھروں میں بجٹ کہیں کہیں بنتا بھی ہوگا مگر اُس میں تعلیم کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ بجٹ میں حصولِ تعلیم کوئی ایشو ہی نہیں۔ لڑکیوں کے لیے اگر کہیں بجٹ بنتا ہے تو اُس میں بچپن ہی سے ایک ہی موضوع غالب رہتا ہے کہ اُن کے لیے جہیز کا انتظام کیسے اور کہاں سے کیا جائے گا؟ ''تعلیم تو ہمیں مفت ہی ملنی چاہیئے، تعلیم کے لیے بجٹ یا بچت وغیرہ کیا ہے؟'' برسہا برس سے ہم اس بیمار خیال کے اسیر رہے ہیں البتّہ اب یہ کیسے ممکن ہے کیوں کہ قومیں وہی ترقی کر رہی ہیں جو حصولِ تعلیم میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں۔

'ہمارے بچے مثالی ہوں'

ہمارے یہاں والدین جیسے بھی ہوں، البتّہ خواہش یہ کرتے ہیں کہ اُن کے بچّے بالکل مثالی بن جائیں، ایک دم آئیڈیل۔ گھر میں، باہر، ہر جگہ اُن کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اُن کے بچّے کی ہر بات پر لوگ عش عش کر بیٹھیں۔ وہ یہ ہرگز نہیں سمجھتے کہ اُن کے بچّے تو والدین ہی کا عکس ہوا کرتے ہیں، اُن کا پورا بچپن اور اکثر لڑکپن بھی صرف والدین کی نقل کرنے میں ہی گزر جاتا ہے۔ اس بناء پر آیئے جائزہ لیں کہ بچّے اپنے والدین کی کن کن باتوں اور عادتوں کی سب سے زیادہ نقل کرتے ہیں۔ (۱) جھوٹ (۲) غیبت (۳) ٹال مٹول (۴) تضیع اوقات۔ جی ہاں جس طرح ہمارے اسکولوں میں تاریخ، جغرافیہ، سائنس و ریاضی مضامین پڑھائے جاتے ہیں بالکل اُسی طرح (بدقسمتی سے) ہمارے گھرو میں جھوٹ، غیبت وغیرہ، یہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں اور پھر انسانی فطرت کچھ اسی ہے کہ بچّے تاریخ جغرافیہ میں کچھ کمزور ہوں گے مگر غیبت، ٹال مٹول وغیرہ یہ مضامین وہ بڑی تیزی سے سیکھتے ہیں اور اُن مضامین کا اگر کوئی امتحان ہو تو ہر بچّہ فرسٹ کلاس حاصل کرلے گا کیوں کہ اُن کے والدین کو جو اُن مضامین میں ڈسٹنکشن حاصل ہے۔

آئیے دیکھیں کہ جھوٹ، غیبت وغیرہ کی یہ متعدی بیماریاں گھروں میں کیسے پلتی اور پھر پھیلتی ہیں۔

(۱) جھوٹ: والدین بچّوں کو نصیحتیں تو پلاتے رہتے ہیں کہ جھوٹ مت بولو۔ جھوٹ بولنا بُری بات ہے یا جھوٹ بولنا گناہ ہے وغیرہ وغیرہ لیکن وہی بچّے مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ اُن کے والدین بڑے فرّاٹے سے، بڑے تسلسل سے اور بڑی مہارت سے جھوٹ بولے جا رہے ہیں۔ کسی کا سوال بس سامنے آ گیا اور اُس کا فوری جھوٹ جواب تیار۔ ان سارے جھوٹ کو والدین اپنی مہارت بلکہ بات چیت کا فن بھی قرار دیتے ہیں۔ آگے چل کر اُن کے بچّے کمیونکیشن اِسکل کے کتنے ہی کورس کرلیں، جو ٹریننگ اُنھیں اپنے گھروں میں اُن کے 'پروفیسر' والدین سے ملی ہے اُسے اپنے ذہن میں آخر دم تک بسائے رکھتے ہیں۔

(۲) غیبت: غیبت کو ہمارے دین نے بڑا گناہ قرار دیا ہو، ہمارے گھروں میں اُسے معمولی گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا۔ خواتین کے لیے یہ وقت گزاری کا ایک ذریعہ ہے تو اس معاملے میں مرد بھی کچھ پیچھے نہیں رہتے۔ غیبت و عیب جوئی میں گھروں میں ٹوئنٹی ٹوئنٹی نہیں بلکہ پورے ٹیسٹ میچ چلتے رہتے ہیں۔ کوئی ایک غیبت یا عیب جوئی کرتے کرتے تھک گیا تو دوسرا کوئی اور موضوع لے کر شروع ہو جاتا ہے اور وہ تھک گیا تو تیسرا۔ اور ہمارے گھروں میں یہ سلسلہ اُس وقت تک چلتا رہتا ہے جب کہ سبھوں کے اعصاب تھک نہ جائیں اور نیند نہ آ جائے۔ بچّے بھی اس سب کا ایک حصہ بن جاتے ہیں اور عیب جوئی و غیبت میں 'ڈگری' حاصل کر ہی لیتے ہیں۔ والدین کا بڑا ہی محبوب مقولہ ہے ''ایک دن......''، ''ایک دن وہ کام شروع کریں گے...... ایک دن ساری چیزیں ترتیب سے رکھیں گے...... ایک دن......'' بچّے مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ وہ ''ایک دن'' کبھی نہیں آتا۔ (......جاری)

یوپی مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ کو برقرار رکھنے کا تاریخی فیصلہ خوش آئند

سکریٹری مرکزی تعلیمی بورڈ

نئی دہلی، 05 نومبر: مرکزی تعلیمی بورڈ، جماعت اسلامی ہند کے سکریٹری سید تنویر احمد نے یوپی مدرسہ ایکٹ 2024 کو برقرار رکھنے والے سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے میڈیا کو جاری اپنے ایک بیان میں کہا کہ ''سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں الٰہ آباد ہائی کورٹ کے سابق فیصلے کو پلٹ دیا ہے جس نے اپنے فیصلے میں مدرسہ ایکٹ کو غیر آئینی قرار دیا تھا۔ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ریاست میں اقلیتی برادریوں کے لیے حوصلہ افزا ہے۔ اس سے ان کے تعلیمی حقوق کو برقرار رکھنے اور آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اس فیصلے سے طلبائے مدارس کے تعلیمی حق اور مذہبی اقلیتوں اور ان کے تعلیمی اداروں کو تحفظ حاصل ہوگا، نیز اس فیصلے سے مذہبی اقلیتوں کے تعلیمی اداروں کو تحفظ فراہم کرنے والے آئینی اصولوں کی بھی توثیق ہوتی ہے۔ یہ فیصلہ ریاستی سرکار کو یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ وہ مذہبی تعلیمی اداروں کو اپنی شناخت کے ساتھ دینی و عصری دونوں طرح کی تعلیم دینے کے حق کا احترام کرے حکومت اس معاملہ میں مدارس کا مناسب تعاون تو کر سکتی ہے لیکن اسے بے جا مداخلت سے گریز کرنا چاہئے۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی میں، جسٹس جے بی پاردی والا اور منوج مشرا کی بینچ نے جو فیصلہ دیا ہے، ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔ بچوں کو دینی تعلیم و تربیت دینا کوئی غیر قانونی عمل نہیں ہے۔ اس موقع پر سپریم کورٹ نے بڑی وضاحت کے ساتھ کہا کہ سیکولرزم کا مطلب ہے ''جیو اور جینے دو''۔ اس سے ہندوستان کے تکثیری معاشرے میں متنوع تعلیمی نقطہ نظر کے ساتھ بقائے باہمی کے اصولوں اور ہم آہنگی کو فروغ ملتا ہے۔

امریکہ کا صدارتی انتخاب اور آپ کے سوال

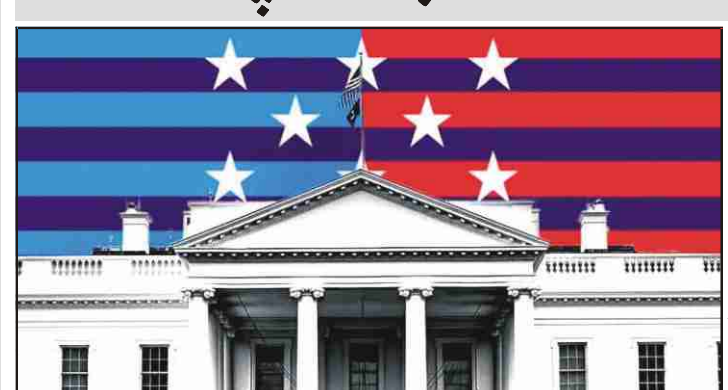

امریکی ووٹرز کے یہ فیصلہ کرنے میں کچھ ہی وقت بچا ہے کہ وہ اپنا اگلا صدر کس کو چاہتے ہیں۔ صدارتی انتخاب کی مہم کے دوران کملا ہیرس کی ڈیپ فیکس سے لے کر ڈونلڈ ٹرمپ پر قاتلانہ حملے کی سازشی نظریات تک ہر چیز پر آن لائن شدید بحث چھڑی رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اس کا اثر بہت زیادہ رہا ہے، ٹِک ٹاک نے انکشاف کیا ہے کہ ٹرمپ پر قاتلانہ حملے کے ایک ہفتے بعد، ٹک ٹاک پر ان کے بارے میں پوسٹس کی تعداد میں تقریباً 800 فیصد اضافہ ہوا، جب کہ ویڈیو ویوز ایک ارب سے بڑھ کر چھ ارب تک پہنچ گئے۔ وائرل شہ سرخیوں سے دور، لوگ یہ جاننے کی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ امریکی سیاست کس طرح کام کرتی ہے۔ اس چیز کو ذہن میں رکھتے ہوئے، یہاں امریکی انتخابات کے بارے میں اکثر پوچھے جانے والے سوالات کے جواب دیے جا رہے ہیں۔

امریکہ میں اگلا صدارتی الیکشن کب ہے؟

امریکی انتخابات منگل پانچ نومبر 2024 کو منعقد ہو رہے ہیں۔ امریکہ میں صدارتی انتخاب ہر چار سال بعد ہوتا ہے۔ امریکہ کے آئین کے مطابق ملک کے صدر کی مدت چار سال تک محدود ہے اور ایک فرد دو مرتبہ سے زیادہ اس عہدے پر فائز نہیں رہ سکتا۔ یہ شرط آئین میں 1951 میں ترمیم کے ذریعے عائد کی گئی تھی اور اس سے پہلے، ایک صدر لامحدود مرتبہ انتخاب میں حصہ لینے کا اہل تھا۔ نومبر 2024 میں صدارتی انتخاب جیتنے والے امیدوار کی حکومت جنوری 2025 میں قائم ہوگی۔

صدارتی امیدوار کون ہیں اور انہیں کیسے نامزد کیا گیا؟

امریکہ کی دونوں اہم سیاسی جماعتیں ریپبلکن پارٹی اور ڈیموکریٹ پارٹی پرائمری اور کاکس نامی ووٹنگ سیریز کے ذریعے صدارتی امیدوار کو نامزد کرتی ہیں، جہاں جماعت کے اراکین انتخاب کرتے ہیں کہ صدارتی الیکشن میں کون ان کی پارٹی کی قیادت کرے۔ سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ، جنھوں نے اس سے قبل جنوری 2017 میں 45 ویں امریکی صدر کے طور پر حلف اٹھایا تھا ریپبلکن پارٹی کے انتخابی عمل میں اپنی جماعت کے دیگر حریفوں پر واضح برتری حاصل کرنے بعد صدارتی امیدوار نامزد ہوئے۔ ڈیموکریٹس کی جانب سے امریکہ کی موجودہ نائب صدر کملا ہیرس، جولائی میں صدر بائیڈن کے صدارتی دوڑ سے دستبردار ہونے کے بعد اس دوڑ میں شامل ہوئیں اور ان کی جماعت سے کوئی بھی ان کے مقابلے میں کھڑا نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ کچھ آزاد امیدوار بھی اس صدارتی دوڑ میں شامل ہیں۔ ان میں سب سے نمایاں شخصیت رابرٹ ایف کینیڈی جونیئر تھے، جو امریکہ کے سابق صدر جان ایف کینیڈی کے بھتیجے ہیں۔ اگست کے آخر میں انھوں نے اپنی صدارتی مہم معطل کرتے ہوئے ٹرمپ کی حمایت کا اعلان کیا اور ٹرمپ نے صدر بننے کی صورت میں انھیں کابینہ میں شامل کرنے کا اعلان کیا ہے۔۔

صدر کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟

دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکہ کے صدارتی انتخاب میں عوام کی جانب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا امیدوار ضروری نہیں کہ ملک کا نیا صدر بنے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ میں صدر کا انتخاب براہِ راست عام ووٹر نہیں کرتے بلکہ یہ کام الیکٹورل کالج کا ہے۔ امریکی صدارتی انتخاب میں سب سے اہم اور پیچیدہ ادارہ الیکٹورل کالج ہے۔ بنیادی طور پر الیکٹورل کالج ایک ایسا ادارہ ہے جو صدر کا انتخاب کرتا ہے اور اس کالج کے ارکان جنھیں 'الیکٹر' بھی کہا جاتا ہے، عوام کے ووٹوں سے جیتتے ہیں۔ یعنی جب امریکی عوام صدارتی انتخاب میں ووٹ ڈالنے جاتے ہیں تو دراصل وہ ایسے افراد کے لیے ووٹ ڈال رہے ہوتے ہیں جو مل کر الیکٹورل کالج بناتے ہیں اور ان کا کام ملک کے صدر اور نائب صدر کو چننا ہے۔ امریکہ کی ہر ریاست میں الیکٹورل کالج کے ارکان کی تعداد اس کی آبادی کے تناسب سے طے ہوتی ہے جبکہ الیکٹرز کی کل تعداد 538 ہے۔ امریکہ کا صدر بننے کے لیے کسی بھی امیدوار کو 538 میں سے 270 یا اس سے زیادہ ارکان (الیکٹرز) کی حمایت درکار ہوتی ہے۔ ہر ریاست کی کانگریس میں جتنی سیٹیں ہوتی ہیں اور اس کے جتنے سینیٹر سینیٹ میں ہوتے ہیں اتنی ہی اس کے الیکٹورل کالج میں الیکٹرز ہوتے ہیں۔ یعنی اگر کسی ریاست کی کانگریس میں دس سیٹیں ہیں اور اس کی دو سیٹیں سینیٹ میں ہیں تو اس ریاست سے الیکٹورل کالج میں جانے والے الیکٹرز کی کل تعداد بارہ ہوگی۔ کسی امیدوار کا ملک بھر سے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنا ممکن ہے تاہم اس کے باوجود وہ صدر نہیں بن سکتا۔ جیسے سنہ 2016 میں ہیلری کلنٹن کو سب سے زیادہ ووٹ ملے لیکن الیکٹورل کالج میں انھیں شکست ہوئی۔

امریکہ کے صدارتی الیکشن میں کون ووٹ ڈال سکتا ہے؟

زیادہ تر امریکی شہری جن کی عمر 18 برس یا اس سے زیادہ ہے، وہ صدارتی الیکشن میں ووٹ دینے کے اہل ہوتے ہیں۔ شمالی ڈکوٹا کے علاوہ تمام ریاستوں میں لوگوں کو ووٹ ڈالنے سے پہلے خود کو رجسٹر کرنا ہوتا ہے۔ ہر ریاست کا ووٹر رجسٹریشن کا اپنا عمل اور ڈیڈ لائن ہوتی ہے۔ بیرون ملک مقیم امریکی شہری فیڈرل پوسٹ کارڈ ایپلیکیشن (ایف سی پی اے) مکمل کر کے خود کو رجسٹر کرا سکتے ہیں۔

نومبر میں صدر کے علاوہ اور کس کا انتخاب ہو رہا ہے؟

اگرچہ تمام تر نگاہیں اس بات پر ہوں گی کہ امریکہ کا اگلا صدر کون بنتا ہے تاہم ووٹرز کانگریس اراکین کا انتخاب بھی کریں گے۔ کانگریس ایوان نمائندگان پر مشتمل ہے، جس کی 435 نشستوں پر الیکشن ہوتے ہیں جبکہ سینیٹ کی 34 نشستوں پر بھی مقابلہ ہوتا ہے۔ فی الحال ایوان میں ریپبلکنز کی اکثریت ہے، یہ ایوان ملک کے مالی اخراجات سے متعلق منصوبوں کی منظوری دیتا ہے جبکہ سینیٹ میں ڈیموکریٹس کی تعداد زیادہ ہے جو اہم حکومتی تقرریوں کے بارے میں اپنا ووٹ دیتے ہیں۔ یہ دونوں ایوان قوانین منظور کرتے ہیں اور اگر دونوں ایوانوں میں سے کسی ایک ایوان میں صدر کی مخالف جماعت کو اکثریت حاصل ہے تو وہ وائٹ ہاؤس کے منصوبوں کو روک بھی سکتی ہے۔

ہمیں کب پتا چلے گا کہ الیکشن کس نے جیتا؟

عام طور پر فاتح کا اعلان الیکشن کی رات کر دیا جاتا ہے تاہم سنہ 2020 میں ووٹوں کی گنتی میں کچھ دن لگ گئے تھے۔ اگر انتخابی نتائج کی صورت میں صدر تبدیل ہو رہا ہو تو الیکشن کے بعد کے دورانیے کو 'ٹرانزیشن' یعنی منتقلی کا وقت کہا جاتا ہے۔ اس دوران نئی آنے والی انتظامیہ کو کابینہ میں وزرا کی تقرری اور نئی مدت کے لیے منصوبہ بندی کرنے کا وقت ملتا ہے۔ نئے منتخب ہونے والے صدر جنوری میں باضابطہ طور پر ایک تقریب میں اپنے عہدے کا حلف اٹھاتے ہیں، جو واشنگٹن ڈی سی میں کیپیٹل ہل کی عمارت کی سیڑھیوں پر منعقد ہوتی ہے۔

سرینگر پر قبضے کے لیے کشمیر پہنچنے والے پاکستان کے قبائلی جنگجوؤں کو خالی ہاتھ واپس کیوں لوٹنا پڑا؟

وقار مصطفیٰ

27 اکتوبر 1947 کو طلوع ہونے والا سورج وادی کشمیر کی دُھند کو پچھاڑ چکا تھا جب دِلی کے 'وِلنگڈن ایئر فیلڈ' سے ایک ڈکوٹا طیارہ ساڑھے تین گھنٹے کی پرواز کے بعد 15 مسلح فوجیوں کو لیے سرینگر کے نواح میں واقع بڈگام ایئربیس پر اُترا۔ صبح 30:9 بجے سِکھ رجمنٹ کی پہلی بٹالین کے اِن اہلکاروں کا بڈگام ایئربیس پر آنا اس بات کا اعلان تھا کہ انڈیا نے اس شاہی ریاست یعنی جموں کشمیر میں اپنی فوج اُتار دی ہے۔ ایلسٹر لیمب اپنی کتاب 'برتھ آف اے ٹریجڈی: کشمیر 1947' میں لکھتے ہیں کہ یہ پاکستان اور انڈیا کے درمیان اُس تنازع کا باقاعدہ آغاز تھا، جو آج تک حل طلب ہے۔ 15 اگست کی ڈیڈ لائن کے بعد دو ماہ سے زیادہ عرصے تک، مہاراجہ ہری سنگھ نے ریاست کشمیر کے مستقبل کا کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ تاریخ دان الیگزینڈر روز کے مطابق اس مسلم اکثریتی علاقے (کشمیر) کے جغرافیائی اور مذہبی اعتبار سے پاکستان کا حصہ بننے کے قوی امکانات تھے۔ تاہم انڈیا کا کہنا ہے کہ اُس نے کشمیر میں اپنی فوج 22 اکتوبر کو پاکستانی قبائیلوں کے کشمیر پر حملے اور اس کے تناظر میں کشمیر کے مہاراجہ ہری سنگھ کی مدد کی درخواست پر تب بھیجی جب مہاراجہ نے انڈیا سے الحاق کی دستاویز پر دستخط کر دیے۔ انڈیا کے اُس وقت کے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے شاہی ریاستوں کو انڈیا میں شامل کرنے کا کام وپیلا پنگونی (وی پی) مینن کو سونپا تھا۔ وی پی مینن اپنی کتاب 'دی سٹوری آف انٹیگریشن آف انڈین سٹیٹس' میں دعویٰ کرتے ہیں کہ '200 سے 300 لاریوں میں سوار تقریباً پانچ ہزار آفریدی، وزیر، محسود، سواتی اور سرحدی قبائیلوں اور 'چھٹی پر موجود' پاکستانی فوج کے سپاہیوں پر مشتمل چھاپہ ماروں کا مرکزی دستہ، جس کی قیادت کشمیر کو اچھی طرح جاننے والے کچھ باقاعدہ فوجی افسران کر رہے تھے، پاکستان کے صوبہ سرحد (موجودہ خیبر پختونخوا) کے شہر ایبٹ آباد سے جہلم ویلی روڈ کے ساتھ آگے بڑھے۔' اینڈریو وائٹ ہیڈ نے اُن قبائیلوں کے حملے پر اپنی کتاب 'اے مشن ان کشمیر' میں کافی تفصیل سے لکھا ہے لیکن اس میں پاکستانی فوج کی باقاعدہ شمولیت کا کہیں تذکرہ نہیں۔ وزیر قبائل میں فقیر آف اپی نے اپنے پیروکاروں کو 'جہاد' کے لیے کشمیر جانے سے روکا تو پیر آف وانا نے اپنے پیروکاروں کی خدمات 'پیش کیں' کہ وہ پاکستان کے ساتھ مل کر تاریخ اسلام کی اس اہم گھڑی میں سرگرم عمل ہوں۔ 'بغدادی پیر' کہلوائے جانے والے پیر آف وانا نے پشاور میں 'نیویارک ہیرالڈ ٹریبون' کی مارگریٹ پارٹن کو انٹرویو میں بتایا تھا کہ اگر کشمیر انڈیا کا حصہ بنا تو 'وہ دس لاکھ قبائیلوں کو جہاد کے لیے کشمیر لے کر جائیں گے۔' انھوں نے یہ بھی کہا تھا کہ 'اگر ہمیں پاکستان سے گزرنے کی اجازت نہ دی گئی تو ہم چترال کے پہاڑوں سے شمال کی طرف جائیں گے۔' 'ہم اپنی رائفلوں اور بندوقوں کے ساتھ جائیں گے اور اپنے مسلمان بھائیوں کو ہندو مہاراجہ کی من مرضی سے بچائیں گے۔' اسی طرح پیر آف مانکی شریف بھی 'کشمیر میں جہاد' کے مبلغ تھے۔ وہ مسلم لیگ کے مقامی رہنما تھے اور صوبہ سرحد کی پاکستان میں شمولیت کا ریفرینڈم جتوانے میں اُن کا بڑا کردار تھا۔ اُن کے لگ بھگ دو لاکھ پیروکار تھے اور یہ کسی ایک مخصوص علاقے تک محدود نہیں تھے۔ وائٹ ہیڈ لکھتے ہیں کہ اِس 'بغاوت' کو پاکستان کے علاقے سے مربوط کیا جا رہا تھا لیکن نئی قوم کے رہنما اپنی مسلح افواج سے انھیں مدد فراہم نہیں کر سکتے تھے۔' سر جارج کننگھم صوبہ سرحد کے گورنر تھے۔ برٹش لائبریری میں کننگھم کی ڈائری اس بڑھتی ہوئی بیداری کا ایک طاقتور احساس دیتی ہے۔ انھوں نے لکھا کہ 'میں نے آفریدیوں اور مہمندوں سمیت ہر کسی کو خبردار کیا ہے کہ یہ بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ کا باعث بن سکتا ہے۔' لیکن کننگھم کی اس تنبیہ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ صوبائی وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان نے نجی طور پر اعلان کیا کہ وہ کشمیر جانے والے مسلح افراد کی حمایت کرتے ہیں تاہم وہ اس بات پر متفق تھے کہ پولیس اور دیگر حکام کو آپریشن میں الجھنا نہیں چاہیے۔ مسلم نیشنل گارڈ کے رُکن خورشید انور لکھتے ہیں کہ 'ڈی ڈے' 21 اکتوبر بروز منگل مقرر کیا گیا تھا لیکن اسے اگلی صبح تک مؤخر کرنا پڑا۔ متعدد تاریخی حوالوں میں خورشید انور کو وادی کشمیر پر حملے کا فوجی کمانڈر بتایا گیا ہے۔ بعد میں انھوں نے روزنامہ ڈان کو بتایا کہ اُن کے ساتھ چار ہزار آدمی تھے اور کشمیری علاقے کے اندر تک انھیں کسی سخت مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ دوسری جانب کشمیر کی ریاستی افواج نے محدود مزاحمت کی، اُن کی صفوں میں پونچھ سے تعلق رکھنے والا مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ تھا جو انھیں چھوڑ چکے تھے۔ البتہ وائٹ ہیڈ لکھتے ہیں کہ مہاراجہ کے خلاف ابتدائی بغاوت مقامی تھی اور اس میں قبائلی شمولیت ہرگز نہیں تھی۔ 'اپنی مسلم رعایا کے ساتھ سلوک کی وجہ سے کشمیر کے مہاراجہ کی شہرت خراب تھی۔۔۔ ریاست کی مسلح افواج پر جموں صوبے میں مسلمانوں کے خلاف مظالم میں ملوث ہونے کا الزام تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مہاراجہ کی جانب سے یہ فیصلہ کرنے میں تاخیر سے، کہ وہ کس نئے ملک میں شامل ہوں گے، وہ شکوک و شبہات شدت اختیار کر گئے تھے کہ کشمیر انڈیا کا حصہ بننے کی طرف بڑھ رہا ہے، حالانکہ اُس کے جغرافیہ اور مسلم اکثریت کا اشارہ پاکستان کے ساتھ الحاق تھا۔' وہ مزید لکھتے ہیں کہ 'جموں کے شمال مغرب لیکن وادی کشمیر سے باہر واقع علاقے پونچھ کی اپنی شکایات تھیں، خاص طور پر مقامی اختیار میں کمی اور بھاری ٹیکسوں کے خلاف۔ یہاں کے کوئی 60 ہزار افراد دوسری عالمی جنگ میں حصہ لے چکے تھے اور یہیں سے کشمیر کی اپنی فوج بھرتی ہوتی تھی۔ مہاراجہ کے خلاف شورش اگست 1947 کے آخر تک جڑ پکڑ چکی تھی۔' وائٹ ہیڈ نے اِس مہم کے رہنماؤں میں سے ایک کے حوالے سے لکھا ہے کہ 'ستمبر 1947 کے اواخر تک ہم کافی علاقہ حاصل کر چکے تھے۔ تب میں ہی اپنے ضلع پونچھ سے اس کا انتظام کر رہا تھا۔ تب ریاست کی فوج ریاست کے لوگوں کے خلاف لڑ رہی تھی۔ سرحد سے تب تک کوئی نہیں آیا تھا۔' پونچھ کے نزدیکی علاقے راولاکوٹ کے سردار محمد ابراہیم خان سرینگر میں وکیل تھے اور پاکستان حامی مسلم کانفرنس کے اہم رہنما تھے۔ وہ ریاست سے نکلے اور پاکستان میں مری میں اپنا ٹھکانا بنا لیا اور مہاراجہ کی فوج سے بھاگے فوجیوں کی مدد سے 'مسلح جدوجہد' شروع کر دی۔ وائٹ ہیڈ کے دعوے کے مطابق ستمبر 1947 ہی کے دوران میں بریگیڈیئر اکبر خان، جو اُس وقت پاکستانی فوج کے ہیڈ کوارٹر میں اسلحے اور آلات کے ڈائریکٹر تھے، نے مری میں سردار ابراہیم خان اور دیگر لوگوں سے رابطہ قائم کیا۔' ایسا لگتا ہے کہ اکبر خان نے پونچھ میں پاکستان کی حامی شورش کی مدد کرنے کا فیصلہ خود ہی سے کیا۔ اکبر خان کا اپنا کہنا ہے کہ انھوں نے پنجاب پولیس کو جاری کرنے کے لیے منظور کی گئی چار ہزار فوجی رائفلیں دینے میں مدد کی۔ انھوں نے پرانے گولا بارود کی ایک بڑی کھیپ بھی فراہم کی جسے ناکارہ قرار دیا جا چکا تھا اور سمندر برد کیا جانا تھا۔ اکتوبر کے اواخر میں سردار ابراہیم کو پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کی عبوری حکومت کا صدر بنایا گیا۔ وائٹ ہیڈ کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ دونوں خان شورش کی ابتدا کے دعوے پر متفق نہ ہوں، لیکن اس میں قبائیلوں کی شمولیت کے محدود ہونے پر اُن کی رائے ایک ہی ہے۔ عبدالقیوم خان کے مطابق 'تحریک کو شدید نقصان پہنچا کیونکہ وہ قبائلی کسی کے قابو میں نہیں تھے۔' 'جب وہ میرے علاقے میں آئے تو اُن کے ٹھہرنے کے لیے ایک پورا گاؤں خالی کروا دیا گیا اور اُس کے گرد پہرا بٹھا دیا۔ میں نے انھیں لڑائی میں شریک نہیں ہونے دیا۔ لیکن باقی ریاست میں انھوں نے کافی نقصان کیا۔' 'غیر منظم ہونے کی وجہ سے انھوں نے لوٹ مار کی۔ ہر قبیلے کا اپنا اپنا کمان دار تھا۔ وزیر اور محسود تو بالکل کسی کے کہنے سُننے میں نہیں تھے۔ مظفر آباد میں تو میرا اُن کے ساتھ فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا۔' قبائیلوں نے شروع میں یہ سوچا ہوگا کہ وہ مظفر آباد سے تقریباً ایک سو میل کے فاصلے پر اپنا ہدف یعنی کشمیر کے دارالحکومت سرینگر میں 26 اکتوبر کو عید کا تہوار منا سکیں گے۔ وائٹ ہیڈ لکھتے ہیں کہ بارہ مولا میں اُن کی پیش قدمی کا خاتمہ نہیں ہوا تھا۔ یہاں تک کہ 27 اکتوبر کے بعد سے ہر روز ہندوستانی فوج کے سینکڑوں فوجیوں کے طیاروں سے آنے کے باوجود، قبائلی سرینگر کے مرکز سے چند میل کے فاصلے پر اور تقریباً فضائی پٹی کے اطراف تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اکبر خان نے اپنی کتاب 'ریڈرز اِن کشمیر' میں لکھا ہے کہ 'انھوں نے (قبائیلوں کو) سب سے پہلے کشمیر کی وادی میں گہری دھند سے اُبھرتے دیکھا۔' 'وہ خاموشی سے آگے بڑھے، احتیاط سے، لیکن آسانی کے ساتھ اور اندھیرے میں۔ یہ 29 اکتوبر 1947 کی آدھی رات تھی۔ بجلی کی رفتار سے ریاست میں داخل ہونے کے بعد پانچ دنوں میں 115 میل کا فاصلہ طے کر کے اب سرینگر کی ٹمٹماتی روشنیوں سے صرف چار میل کے فاصلے پر تھے۔' 'جوں جوں حملہ آور آگے بڑھے، اُن کا سامنا سرینگر کے اردگرد بہنے والے پانی سے ہونا شروع ہو گیا۔ بالآخر ایسا لگتا تھا کہ اس رکاوٹ سے نمٹنے کے لیے سیدھے راستے پر جانا ہی باقی رہ گیا ہے۔' سردار ابراہیم کا کہنا تھا کہ 'اُن سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ لڑیں اور قبضہ کریں اور پھر سنبھلے رہیں (یعنی حاصل کیے گئے علاقے پر اپنا قبضہ برقرار رکھیں)۔ جب قبائلی لشکر نے سرینگر سے واپسی اختیار کی تو اُن کے خالی کیے گئے علاقے کو سنبھالنے کے لیے کوئی فوجی نہیں تھے۔' 'انڈیا کی فوج کے ابتدائی اہلکار تو فوجی طیاروں سے آئے تھے۔ پاکستان کے ساتھ جنگ ہوئی تو مزید کمک گرداسپور سے آنے لگی۔' تاریخ دان الیگزینڈر روز کے مطابق کشمیر، پاکستان اور انڈیا کے جنوبی چوراہے پر واقع 14 لاکھ آبادی والا مسلم علاقہ، جغرافیائی اور مذہبی دونوں بنیادوں پر، پاکستان کا مقدر تھا۔ لیکن تقسیم ہند کے وقت سرحدوں کے تعین کے ذمہ دار سر سرل ریڈکلف نے صرف شکر گڑھ تحصیل پاکستان کو دی اور باقی تحصیلیں انڈیا کو۔ پٹھان کوٹ کی تحصیل ملی تو گویا انڈیا کو کشمیر کا زمینی راستہ مل گیا۔

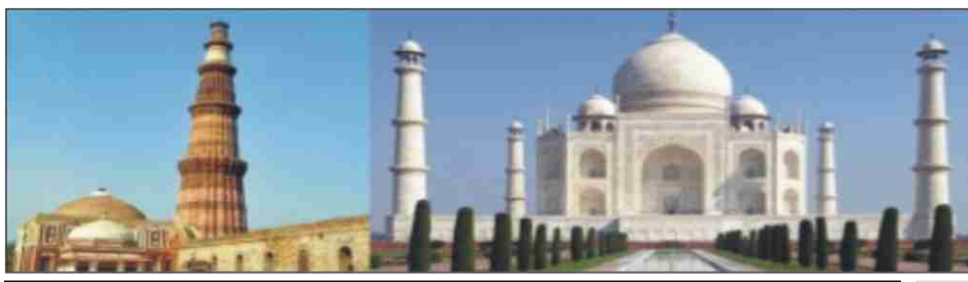

آین آئی ٹی سے پی ایچ ڈی کرنے والے شہر مالیگاؤں کے اولین میکانیکل انجینئر عاکف انجم

عاکف انجم شیخ عثمان نے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (NIT) سے ڈاکٹریٹ ڈگری (PhD) مکمل کی

کاربن ڈائی آکسائڈ لیزر مشین تھری ڈی کیویٹی ماڈلنگ ٹیکنالوجی پر پیش کئے منفرد تحقیقی مقالے

مالیگاؤں: 5 نومبر (ایس این انصاری) گزشتہ دو تین صدیوں سے سائنسی ایجادات نے ہماری زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ یہ سائنسی ایجادات ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں نظر آتی ہیں، چاہے وہ ہماری روزمرہ کے استعمال کی اشیا ہوں یا جنگی ساز وسامان، چاہے وہ طب ہو یا انجینئرنگ کے مختلف شعبے ہو۔ ہر سائنسی ایجاد کے پیچھے سائنسدانوں کی ایک ٹیم کی انتھک محنت شامل ہوتی ہے اور وہ دن رات سائنسی تحقیق کر کے کسی ایجاد کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ عمومی طور پر سائنسی ایجادات اور تحقیق کرنے کے لیے ڈاکٹریٹ (PhD) ڈگری کی جاتی ہے۔ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ایک انسان کے اندر سائنسی تحقیق اور ایجاد کرنے کی باقائدہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ شہر مالیگاؤں سے تعلق رکھنے والے انجینئر عاکف انجم شیخ عثمان نے بھارت کے معروف نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (NIT) سورت گجرات سے شعبہ میکانیکل انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی ڈگری مکمل کی۔ موصوف کی کئی برسوں کی انتھک محنت، جہد مسلسل اور قابل قدر تحقیق رنگ لائی اور عاکف انجم شہر مالیگاؤں کے ایسے پہلے طالب علم بنے جنھوں نے این آئی ٹی سورت سے شعبہ میکانیکل انجینئرنگ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری مکمل کی۔ انھوں نے پروفیسر اے اے شیخ (ہیڈ، شعبہ میکانیکل انجینئرنگ) کے زیر رہنمائی میں اس منزل کو طے کیا۔ عاکف انجم کی تحقیق صلاحیتوں کا اندازہ ان کے مرتب کردہ مقالوں سے لگایا جاسکتا ہے جو انٹرنیشنل جریدوں میں شائع ہوچکے ہیں۔ موصوف نے دو انٹرنیشنل کانفرنس میں ان کے تحقیقی مقالوں کو بخوبی پیش بھی کیا۔ ابتک ان کے کل 19 مقالے بین الاقومی جریدوں (ایلس ویئر، آپٹکس اینڈ لیزر ٹیکنالوجی، آپٹیک، انفرارڈ فزکس اینڈ ٹیکنالوجی، جرنل آف انجینئرنگ ریسرچ) میں شائع ہو چکے ہیں۔ نیز ان کے نام ایک پیٹینٹ بھی ہے اور ایک پینٹنٹ مراحلے میں ہے۔ دوران پی ایچ ڈی انھوں نے دو مرتبہ حکومت گجرات سے ریسرچ فنڈ حاصل کیا اور سعودی عربیہ کی معروف کنگ فہد یونیورسٹی آف پیٹرولیم اینڈ منیرل اور خلیفہ یونیورسٹی دبئ کے اشتراک سے ریسرچ پروجیکٹ پر کام بھی انجام دیا۔ نیز آسٹریلیا کی ڈیکن یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالر کے ساتھ تحقیقی کام انجام دیا جارہا ہے۔ عاکف انجم شیخ عثمان کا تعلق مالیگاؤں شہر کے دینی اور تعلیمی گھرانے سے ہے۔ ان کے والد مرحوم شیخ عثمان پرائمری اسکول نمر 16 اسلام آباد میں بطور معلم تھے۔ موصوف نے بنیادی تعلیم اردو میڈیم، پرائمری سے لیکر ہائی اسکول اور جونیئر کالج تک مالیگاؤں ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج سے مکمل کی۔ بعد ازاں میکانیکل انجینئرنگ میں گریجویشن (BE) پی آر ای سی انجینئرنگ کالج (لونی) سے سال 2016 میں کامیاب کرنے بعد ماسٹر ڈگری (MTech) میں ایڈمیشن کے لئے لازمی مشکل ترین گیٹ (GATE) امتحان میں نمایاں نمبرات حاصل کئے۔ انھوں نے گورنمنٹ کالج آف انجینئرنگ کراڈ ضلع ستارا سے ماسٹر ڈگری بھی میکانکل انجینئرنگ 2018 میں مکمل کی۔ اسی طرح سے پی ایچ ڈی ڈگری این آئی ٹی سورت سے سال 2024 میں مکمل کی۔ موصوف کی اس مولانا امتیاز اقبال صاحب (جنرل سیکرٹری جمعیت العلما مدنی روڈ)، ستایا ملک لوک سیوا گروپ کے اعجاز صاحب، انصاری ذاکر حسین (منترالیہ)، عمر قریشی صاحب (سابق شکشن سنگ سمیتی، نائب صدر قریش الجماعت)، ڈاکٹر اتل باکرے صاحب (ڈی آر ڈی او ڈائریکٹر)، کمشنر رویندر جادھو صاحب، ڈپٹی کمشنر شندے صاحب، اسکول بورڈ کے اے او چندر کانت پاٹل صاحب، جناب ساجد احمد (چیئرمین ڈائمنڈ گرلز ہائی اسکول)، ڈاکٹر ندیم (اے آئی ٹی فارمیسی)، جناب رفیق (رائل کالج فارمیسی)، جناب عارف لابیلا، ڈاکٹر دلاور حسین (منصورہ انجینئرنگ کالج)، پروفیسر فہد بلال، عبدالحفیظ لینسیا، وغیرہ احباب نے مبارکباد پیش کی۔

جلگاؤں ضلع فٹ بال ٹیم ریاستی سطح کے مقابلوں کے لیے روانہ

سیکریٹری فاروق شیخ، جوائنٹ سیکریٹری عبدالمحسن، چیف ایگزیکٹیو آفیسر ہمالی بورولے، منیجر وسیم شیخ، کوچ آکاش کا مبلے اور کلدیپ پاٹل کھلاڑیوں کے ساتھ منتخب ٹیم کے ساتھ نظر آرہے ہیں۔

جلگاؤں: 5 نومبر (عقیل خان بیاولی) اتھروا تیواری کپتان تو تابش خان نائب کپتان ویسٹرن انڈیا فٹ بال ایسوسی ایشن یعنی مہاراشٹر اسٹیٹ فٹ بال ایسوسی ایشن ریاستی سطح کا بین ضلعی انڈر 15 لڑکوں کا فٹ بال ٹورنامنٹ 5 نومبر سے شرپور کے مکیش آر پٹیل ہائی اسکول کے میدان میں شروع ہوا ہے اور آج جلگاؤں ضلع کی ٹیم کو منتخب کر کے نیک خواہشات کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ جلگاؤں ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن کے سکریٹری فاروق شیخ کی قیادت اور عبدالمحسن کی رہنمائی میں آکاش کامبلے، وسیم شیخ، ہمالی بورولے اور کلدیپ پاٹل نے ٹیم کے انتخاب کا اعلان کیا۔ وسیم شیخ املنر کو ٹیم مینیجر تو جلگاؤں کے آکاش کامبلے کو کوچ منتخب کیا گیا۔ منتخب ٹیم: گول کیپر: - ہرش لوہٹے، سیف شیخ۔ ڈیفینڈر: تابش خان، یوگندھر لکھوٹ، تنیش پوار، مناو ٹیکوانی، راحیل شیخ، ابوبکر شیخ۔ مڈفیلڈر: اتھروا تیواری، وپل بھارمبے، ہومیش تھاپا، پھالگن راولکر، کارتک پاٹل، سوہم بینڈا لے، اظہر شیخ، ریان شیخ، عمر سید، آدتیہ ہنگوے۔ ریزرو کھلاڑی: جیش چاندیوال، ہیرامبا انگلے، بھاویش پاٹل، جیش چونیان۔

عربی زبان وادب میں مستشرقین کی خدمات پر مانو میں سمینار کا آغاز

پروفیسر ثناء اللہ، پروفیسر عبدالماجد اور ڈاکٹر قطب الدین کے بشمول پروفیسر عین الحسن کے خطاب

حیدرآباد، 5 نومبر (پریس نوٹ) مستشرقین اور اہل یوروپ نے عربی زبان و ادب پر خاصی تحقیق کی اور مشرق ومغرب کے درمیان خلیج کو پاٹنے کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر ثناء اللہ ندوی نے کیا، جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں شعبۂ عربی کے استاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرق اور اسلامی وعربی کلچر پر مستشرقین نے جو تحقیقی کارنامے انجام دیئے وہ آج بھی تاریخ کے صفحات پر موجود ہیں۔ ان کے مطابق کال بروکلمان اوران کی کتاب تاریخ الادب العربی کو دنیا بھر میں شہرت حاصل ہے۔ جو کہ ایک مشہور مستشرق تھے۔ ان کے علاوہ بھی کئی ایک مستشرقین ایسے گزرے ہیں جنہوں نے عربی اور اسلامی علوم پر کافی تحقیق انجام دی۔ ان کے مطابق زمانۂ قدیم سے لے کر دورِ حاضر تک عربی گرامر، قرآن وحدیث، جغرافیہ اور اسلامی تاریخ غرض ہر موضوع پر مستشرقین کا تحقیقی سرمایہ موجود ہے جو آج بھی محققین کے لیے علمی معلومات کے خزانے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس سے فارسی، اردو، ترکی اور سنسکرت کے ماہرین نے بھی استفادہ کیا ہے۔ پروفیسر ثناء اللہ ندوی کے مطابق مستشرقین کی خدمات کو عربی زبان کے ماہرین نے اس طرح سے پیش نہیں کیا جو کہ اس تحقیقی کام کا حق تھا۔ ان کے مطابق دوسری اقوام اپنی زبان کو اپنی تہذیب و ثقافت اور مذہبی اقدار کی نشر و اشاعت کے لیے استعال کرتی ہیں۔ جبکہ عربی زبان وادب کے اسکالرس اس دوڑ میں پیچھے نظر آتے ہیں۔ شعبۂ عربی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے منعقدہ اس دو روزہ سمینار کا عنوان "عربی زبان وادب میں مستشرقین کی خدمات" ہے۔ جس کے افتتاحی اجلاس میں وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ قبل ازیں سمینار کے آغاز میں صدر شعبۂ عربی پروفیسر علیم اشرف جائسی نے اپنی خیر مقدمی تقریر میں سمینار کے اغراض ومقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی اور کہا کہ اس سمینار کے انعقاد کے لیے شعبہ اور اس کے سبھی اساتذہ، ریسرچ اسکالرس اور دیگر اصحاب کا تعاون رہا ہے۔ اسکول آف لینگویجس کی ڈین پروفیسر عزیز بانو نے اس سمینار میں پیش کیے جانے والے مقالات کو کتابی شکل دینے کی روایت کو برقرار رکھنے کے لیے صدر شعبہ اور سمینار کنوینر ڈاکٹر جاوید ندیم ندوی کو مبارکباد دی۔ وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ عربی زبان وادب کو دنیا کے مختلف زبانوں کے مقابل ایک خاص مقام حاصل ہے لیکن عربی زبان کے ساتھ یہ زیادتی ہوئی کہ محققین نے اسے اس کا مستحقہ مقام نہیں دیا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر عبدالماجد نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مستشرقین کی تاریخ ایک ہزار سال قدیم ہے۔ مستشرقین کی اس تحریک سے عربی زبان و ادب اور مشرقی و اسلامی علوم پر مثبت و منفی دونوں طرح کے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی کے پروفیسر محمد قطب الدین نے بھی سمینار کے افتتاحی اجلاس کو مخاطب کیا۔ انہوں نے مولانا آزاد کے اس قول کو نقل کیا کہ مسلمانوں نے اپنے قیمتی، تاریخی، تعلیمی سرمائے کو فراموش کردیا اور غفلت برتی۔ ان کے مقابل اہل یوروپ نے اس کی اہمیت کو سمجھا اور محفوظ بھی رکھا۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمانوں کو عربی اور اسلامی عناوین پر کونسی کتابیں اہل یوروپ نے طبع کیے ہیں اس کا بھی صحیح سے علم نہیں۔ پروفیسر قطب الدین کے مطابق بعض مستشرقین نے مالی فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامی علوم کو غلط انداز میں سمجھنے اور اس سوالات پر اٹھانے کی کوشش کی۔ اور بعض مستشرقین نے اپنی ذاتی دلچسپی اور شوق کے سبب اس حوالے سے کام کیا۔ شعبۂ عربی کے سینئر استاد ڈاکٹر جاوید ندیم ندوی نے سمینار کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی چلائی۔ جبکہ اجلاس کے اختتام پر ڈاکٹر سعید بن مخاشن نے ہدیہ تشکر پیش کیا۔ سمینار میں ملک بھر سے مندوبین شرکت کررہے ہیں۔

مانو میں 7 نومبر سے یومِ آزاد تقاریب کا آغاز

حیدرآباد، 5 نومبر (پریس نوٹ) حسب روایت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے ملک کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی یومِ پیدائش کی مناسبت سے اس برس بھی یومِ آزاد تقاریب کے انعقاد کا اعلان کیا گیا ہے۔ ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر وچیئرمین یومِ آزاد تقاریب 2024ء پروفیسر علیم اشرف جائسی کے مطابق اس برس یومِ آزاد تقاریب کا آغاز 7 نومبر 2024 کو فلک نما میں واقع ماڈل اسکول مانو کے طلبہ کے رنگارنگ کلچرل پروگرام سے ہوگا۔ اس کے علاوہ 11 نومبر 2024ء کو یونیورسٹی کے مین کیمپس واقع گچی باؤلی میں یومِ آزاد لیکچر منعقد کیا جارہا ہے۔ اس برس یہ لیکچر پدم شری پروفیسر کرشنا کمار دیں گے جو قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (NCERT) کے سابقہ ڈائرکٹر ہیں۔ اس کے علاوہ یومِ آزاد تقاریب کے دیگر پروگراموں میں فلم کی نمائش، کتابوں کا اجرائ، داستان گوئی کی محفل، آئی ٹی ایکسپو، مباحثہ، کتب اور تصاویر کی نمائش، پینل مباحثہ، اوپن مائک، خوش خطی مقابلہ، بیت بازی، مولانا آزاد پر ڈرامہ، اسٹاف کے بچوں کا ثقافتی پروگرام، ادبی قرأت، شامِ موسیقی، فوڈ فیسٹ، مشاعرہ شامل ہیں۔

موومنٹ فارپیس اینڈ جسٹس فارویلفیئر (MPJ) کا ارکان کیمپ کامیاب

تصویر میں: حاضرین کی رہنمائی کرتے ہوئے ایم پی جے کے صوبائی نائب صدر محمود خان صاحب ساتھ میں اسٹیج پر ضلعی صدر عارف دیشمکھ وغیرہ دیکھے جاسکتے ہیں۔

جلگاؤں: 5 نومبر (شیخ زیان احمد): فیض پور مسجد ابراہیم ہال میں موومنٹ فارپیس اینڈ جسٹس کا ارکان ٹریننگ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت محمود خان صاحب (نائب صدر مہاراشٹر ایم پی جے) نے فرمائی جبکہ عارف دیشمکھ صاحب (ضلع صدر) اور شیخ احمد (ضلع نائب صدر) بطور مہمان خصوصی موجود تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مستقیم خان صاحب (ضلع سیکریٹری) نے افتتاحی کلمات کے تحت ایم پی جے تنظیم کے مقاصد کو بیان کیا بعدازیں جلگاؤں ضلع کے تمام مقامی صدور نے اپنی رپورٹس پیش کیں۔ راویر سٹی صدر ذاکر شیخ، چوپڑا شہر سیکریٹری محمد طاہر کھاٹک، اڑاواد کے عمران خان، یاول سے شعیب بھائی، بھساول کے ناظم قادری، جلگاؤں سے عادل خان، فیض پور کے رحیم الدین، کرجود برانچ کے بسم اللہ شیخ نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ معین سر (ضلعی نائب صدر) نے تنظیم اور کام اس عنوان سے اپنے خیالات پیش کئے۔ اسی طرح بی۔ بی۔ مہالے سر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اوپن سیشن میں محمود خان صاحب اور نوفل کھاٹک نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیے۔ اس موقع پر مستقیم خان نے آئندہ دوسالہ منصوبہ پیش کیا۔ پروگرام کے آخر میں محمود خان صاحب نے تمام کارکنان کی رہنمائی کی اور تعلیم کا حق، خوراک کا حق، صحت کا حق کے ساتھ ساتھ ہر شہری کے آئینی آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے حق کے بارے میں گفتگو فرمائی نیز حکومتی اسکمس کے فوائد عوام تک کیسے پہنچائے جائیں؟ اس بابے رہنمائی کے ساتھ تنظیم کو مضبوط کرنے کے طریقے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ پروگرام کی نظامت مختار انصاری صاحب نے کی۔ کیمپ میں تمام عہدیداران اور خواتین کارکنان نے بھی شرکت کی۔

ہمیں اپنے بچوں کو اردو پڑھانے پر زور دینا چاہئے: احمد سعید حرف

بارہ بنکی: 5 نومبر (ابوشحمہ انصاری) گزشتہ شب محلہ پھلواری ٹولہ میں سینیئر صحافی سید خالد محمود کی رہائش گاہ پہ کے ایک غیر طرحی شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی سرپرستی حاجی شیخ مطیع اللہ حسینی نے اور صدارت استاد الشعراء احمد سعید حرف نے کی نظامت کے فرائض حسان ساحر نے انجام دیے، مہمان خصوصی کی حیثیت سے سید محمد عارف (مقیم حال دبئ) نسیم گڈو سابق ضلع پنچایت ممبر، محمد عقیق عرف پپو نے شرکت کی، حسان ساحر نے نعت پڑھ کر محفل کا آغاز کیا۔ صدر نشست احمد سعید حرف نے اپنی صدارتی خطبے میں کہا کہ آج اردو کے ساتھ جو سوتیلا سلوک ہورہا ہے اس کے ذمہ دار خود ہمیں ہیں کیونکہ ہم نے گھر میں اردو لکھنے بولنے اور پڑھنے کا رواج ختم کر دیا ہم نے اپنے بچوں کو اردو سے دور کر دیا ہم اپنے بچوں کو اردو نہ پڑھا کر انگلش میڈیم اسکولوں اور کالجز میں بھیجتے ہیں جہاں پر اردو کا مضمون ہوتا ہی نہیں جب بچے اردو پڑھیں گے نہیں تو ہماری جو دینی کتابیں اردو میں ہیں وہ انہیں کیسے پڑھ پائیں گے لہذا ہمیں اپنے بچوں کو اردو پڑھانے پر زور دینا چاہیے

نشست میں پڑھے گئے اشعار نذر قارئین ہیں۔

ہمارے لیے تم مقدس غزل ہو
تمہیں باوضو ہو کے ہم دیکھتے ہیں

احمد سعید حرف

ترے عروج پہ ظالم زوال آئے گا
ہمیشہ ظلم کا سورج کہاں چمکتا ہے

حاجی مطیع اللہ حسینی

میرے حصے میں والدین آئے
غم نہیں اسکا مال وزر نہ ملا

حسان ساحر

نہ طوفاں اور نہ دھارا مانگتی ہے
مری کشتی کنارہ مانگتی ہے

رضوان جمالی

حرام موت مرے گا کسی کی چاہت میں
وہ جس کو علم نہیں ہے کہ خودکشی کیا ہے

شاداب انور

ابر بن کے وہ بزم غیر میں برستے ہیں
اور قطرے قطرے کو ہم ادھر ترستے ہیں

آزاد بلھروی

ہم اور بھی آنکھوں کو چمکدار کریں گے
تم آؤ ذرا سامنے دیدار کریں گے

وثیق الرحمن شفق

جن کی اونچی حویلی بنی ہے پیار ملتا ہے ان کو جہاں میں
اس کو کتنا ستاتی ہے دنیا پاس جس کے بھی دولت نہیں ہے

عتیق فتحپوری

نشست میں خاص طور پر سید علی محمود، سید آصف محمود، صحافی اشتیاق قریشی، محمد فہیم، توصیف ملک موجود رہے۔ آخر میں سید خالد محمود نے تمام شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر نے آر جے ڈی صدر لالو پرساد یادو جی سے ملاقات کی

نئی دہلی: 5 نومبر (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین سابق ایم پی نے گزشتہ 3 نومبر 2024 کو آر جے ڈی صدر لالو پرساد یادو جی (بہار کے 20 ویں وزیر اعلی اور 30 ویں مرکزی وزیر ریلوے) سے ان کی رہائش گاہ، پٹنہ، بہار میں آئی یو ایم ایل کے قومی سکریٹری خرم انیس عمر اور بہار کے ریاستی صدر ایس نعیم اختر کے ساتھ ملاقات کی۔ اس موقع پر جھارکھنڈ کے ریاستی صدر سید اشرف حسین، بہار کے ریاستی جنرل سکریٹری منور عالم، مسلم یوتھ لیگ کے قومی نائب صدر سجاد اختر، ایم ایس ایف کے قومی جنرل سکریٹری ایس۔ ایچ۔ محمد ارشد، ایم ایس علوی نیشنل آرگنائزنگ کمیٹی جنرل کنوینر پرواسی لیگ بھی موجود رہے۔

مہاراشٹرا اسمبلی انتخاب: بی جے پی لیڈر وسابق رکن پارلیمنٹ حنا گاوت نے دیا استعفیٰ، بطور آزاد امیدوار بھرا ہے پرچہ

ممبئی: 5 نومبر: پیر کو مہاراشٹر اسمبلی انتخاب میں کاغذات نامزدگی کی واپسی کا آخری دن تھا۔ مہایوتی اور مہاوکاس اگھاڑی کے کئی باغی لیڈران نے انتخاب سے نام واپس لے کر پارٹی کو راحت دی، لیکن کئی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنا نام واپس نہیں لیا ہے۔ ان میں ایک اہم نام بی جے پی لیڈر و سابق رکن پارلیمنٹ حنا گاوت کا ہے۔ مراٹھا نیوز پورٹل ٹی وی 9 مراٹھا کی ایک رپورٹ کے مطابق حنا گاوت نے اکلکوا اسمبلی سیٹ سے اپنی امیدواری کو برقرار رکھا ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے بی جے پی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے بی جے پی کے خلاف باغیانہ رخ اختیار کرتے ہوئے آزاد امیدوار کے طور پر پرچۂ نامزدگی داخل کیا تھا۔ پرچہ کی واپسی کے آخری دن بھی انہوں نے اپنا نام واپس نہ لے کر مہایوتی امیدوار کے لئے مشکل کھڑی کر دی ہے۔ بی جے پی کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دینے کے بعد انہوں نے کہا کہ بغاوت کی وجہ سے پارٹی کی شبیہ خراب نہ ہو اس لئے یہ (استعفیٰ کا) فیصلہ لیا گیا ہے۔ حنا گاوت نے مہایوتی اتحاد کی اہم حلیف پارٹی شیوسینا شندے گروپ پر بڑا حملہ بھی کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شندے گروپ مسلسل بی جے پی کے خلاف کام کر رہی ہے، اس لئے ہم نے ان کے خلاف لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ حنا گاوت ریاست کے قبائلی ترقی کے وزیر وجے کمار گاوت کی بیٹی ہیں۔ ان کے والد وجے کمار گاوت نندربار حلقہ اسمبلی سے بی جے پی کی طرف سے میدان میں ہیں۔ حنا گاوت 2014 میں مہاراشٹر کے نندربار سیٹ سے پارلیمانی انتخاب میں اتری تھیں، جس میں انہیں جیت حاصل ہوئی تھی۔ 2019 کے پارلیمانی انتخاب میں بھی ان کو جیت ملی تھی۔ حالانکہ 2024 کے پارلیمانی انتخاب میں انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد سے ہی انہوں نے اسمبلی انتخاب کے لئے زور آزمائی شروع کر دی تھی۔ سیٹ شیئرنگ فارمولہ کے تحت یہ سیٹ شیوسینا شندے گروپ کے حق میں گئی جس سے حنا کا خواب ٹوٹ گیا۔ بعد ازاں انہوں نے باغیانہ رخ اختیار کرتے ہوئے آزاد امیدوار کے طور پر انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا جو ہنوز برقرار رہے۔

ادھو ٹھاکرے نے پانچ لیڈروں کو پارٹی سے نکالا

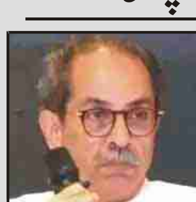

ممبئی، 5 نومبر: ادھو ٹھاکرے نے اپنی پارٹی کے پانچ لیڈروں کو معطل کر دیا ہے۔ جن میں سابق ایم ایل اے روپیش مہاترے، وشواس نانڈیکر، چندرکانت گھگل، سنجے آواری، پرساد ٹھاکرے شامل ہیں۔ پارٹی مخالف سرگرمیوں پر ٹھاکرے نے ان لیڈروں کو شیوسینا سے نکال دیا ہے۔ شیوسینا ادھو بالا صاحب ٹھاکرے پارٹی کے بھیونڈی لوک سبھا حلقہ کے رابطہ سربراہ روپیش مہاترے پر پارٹی مخالف سرگرمیاں کرنے کا الزام ہے۔ اس لیے شیوسینا کے سربراہ ادھو ٹھاکرے کے حکم کے مطابق انہیں پارٹی سے نکال دیا گیا ہے۔ پیر کو کاغذات نامزدگی واپس لینے کا آخری دن تھا۔ اس دن شیوسینا ٹھاکرے گروپ اور این سی پی شرد پوار گروپ نے پریس کانفرنس کی۔ اس وقت انہوں نے اپنے لیڈروں سے درخواست واپس لینے کو کہا۔ لیکن پھر بھی انہوں نے درخواست واپس نہیں لی۔ ادھو ٹھاکرے نے اعلان کیا تھا کہ ان کے خلاف سخت پارٹی کارروائی کی جائے گی۔ اسی مناسبت سے ٹھاکرے گروپ کے لیڈروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ پانچ افراد کو معطل کر دیا گیا ہے۔

مسلم تنظیموں، دانشوروں اور مدارس سے جڑے لوگوں نے اتر پردیش مدرسہ بورڈ سے متعلق سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی، 05 نومبر: مسلم تنظیموں، دانشوروں اور مدارس سے وابستہ لوگوں نے اتر پردیش مدرسہ بورڈ سے متعلق سپریم کورٹ کے ذریعہ آج دیئے گئے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں الہ آباد ہائی کورٹ کے ذریعے دیے گئے فیصلے کو غیر آئینی قرار دیا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے سپریم کورٹ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے اتر پردیش کے مدارس میں پڑھنے والے طلبہ، اساتذہ اور والدین کو کافی راحت ملی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کی سپریم کورٹ آئین کے تحفظ کی پوری صلاحیت رکھتی ہے اور اس فیصلے سے عدالت کا وقار بلند ہوتا ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر مولانا اصغر علی امام سلفی مہدی نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ مذہبی تعلیم بہت ضروری ہے چاہے وہ مدارس میں تعلیم ہو یا گروکل میں۔ ان کا کہنا ہے کہ مذہبی تعلیم انسانوں میں اقدار پیدا کرتی ہے اور انہیں باہمی ہم آہنگی، محبت اور بھائی چارے کے ساتھ رہنا سکھاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس فیصلے سے لاکھوں لوگوں کو فائدہ ہوا ہے جو مدرسہ کی تعلیم سے وابستہ ہیں۔ مسلم دانشور پدم شری اختر ال واسع نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ ایک تاریخی فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ اپنے کام کے لیے تعریف کا مستحق ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس فیصلے کی روشنی میں مدرسہ تعلیم سے وابستہ ذمہ دار تنظیمیں جیسے جمعیۃ علماء ہند، جمعیت اسلامی ہند اور جمعیت اہل حدیث کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا آنا چاہیے اور مزید حکمت عملی بنانا چاہیے تاکہ مستقبل میں اس طرح کے مسائل پیدا نہ ہوں، براہِ کرم آجائیں۔ یونائیٹڈ مسلم آف انڈیا کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر سید احمد خان نے اتر پردیش کے مدارس کے بارے میں آج کے فیصلے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فیصلہ فرقہ پرست طاقتوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے ملک میں عدالتیں اب بھی آزاد ہیں اور سپریم کورٹ نے آج الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو غیر آئینی قرار دے کر یہ ثابت کر دیا ہے۔

امریکہ نے روس اور چین پر شمالی کوریا کو بے شرمی سے بچانے کا الزام لگایا

واشنگٹن۔ 5 نومبر۔ ایم این این۔ امریکہ نے پیر کے روز اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں روس اور چین سے مطالبہ کیا کہ وہ شمالی کوریا کو اقوام متحدہ کی پابندیوں کی مزید خلاف ورزی کرنے کی حوصلہ افزائی کریں کیونکہ پیانگ یانگ نے اپنی "جوہری طاقت" کی تعمیر میں تیزی لانے کا وعدہ کیا ہے۔ اقوام متحدہ میں نائب امریکی سفیر رابرٹ ووڈ نے کہا، "روس اور چین نے بے شرمی کے ساتھ پیانگ یانگ کو کسی بھی انتقامی کارروائی یاحتیٰ کہ اس کے اقدامات کی مذمت سے بھی بچایا ہے۔ ماسکو اور بیجنگ کی طرف سے پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے والی سرگرمیوں کی قریب سے جانچ پڑتال سے بچا ہوا، پیانگ یانگ، حیرت انگیز طور پر، اپنے غیر قانونی بیلسٹک میزائل، جوہری اور ڈبلیو ایم ڈی پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لیے حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔

صاحب کی مخالفت کے باوجود لوگ مجھے منتخب کریں گے: اجیت پوار

پونے، 5 نومبر (ہ س)۔ کاٹے واڑی (بارامتی) میں دیوالی کے موقع پر منعقدہ تقریبات کے دوران نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے اس یقین کا اظہار کیا کہ صاحب (شرد پوار) کی مخالفت کے باوجود لوگ مجھے منتخب کریں گے۔ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے اس سال پہلی بار کاٹے واڑی میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس وقت پوار نے کہا، پہلی بار لوگ کاٹے واڑی میں پاڑوا ملنے آئے۔ عظیم اتحاد کے زیادہ سے زیادہ ایم ایل ایز منتخب ہونے چاہئے، ہم بعد میں فیصلہ کریں گے کہ لیڈر کون ہوگا، اب الیکشن وزیر اعلیٰ کی قیادت میں ہورہا ہے۔ پولیس کسی کی بھی گاڑیوں کی تلاشی لے سکتی ہے، اپوزیشن بے بنیاد الزامات لگا رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ، کئی جگہوں پر گاڑیوں کے تلاشی کے دوران پیسے ملے ہیں، یہ پیسے کس کے ہیں؟۔

"جے ہنومان میرے پاس صحیح وقت پر آیا، ایک خدائی نعمت کی طرح" - رشبھ شیٹی

ممبئی: 5 نومبر (ایم ملک) ایک حالیہ انٹرویو میں، نیشنل ایوارڈ یافتہ رشبھ شیٹی نے اپنی آنے والی فلم جئے ہنومان کے بارے میں بات کی، جس کا حال ہی میں اعلان کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ تھیٹر میں کنتارا: چیپٹر 1 کی ریلیز کے بعد فلم کی شوٹنگ شروع کریں گے۔ انہوں نے کہا، "میں اور پرگتی خوش قسمت تھے کہ میں ہنومان گڑھی مندر کا دورہ کیا۔ جئے ہنومان کے بارے میں ابھی بات کرنا جلد بازی ہے۔ میں کنتارا: چیپٹر 1 تھیٹرز میں ریلیز ہونے کے بعد ہی ٹیم میں شامل ہوں گا۔ ہم نے ایک ٹیسٹ شوٹ کیا، اور میرے کردار کا اعلان کیا گیا کیونکہ بنانے والوں کو کچھ وعدے پورے کرنے تھے۔ جئے ہنومان کے بارے میں بات کرتے ہوئے، رشبھ نے رامائن سے متعلق اپنے بچپن کی یادوں کے بارے میں کچھ کہانیاں شیئر کیں، انہوں نے کہا، "رامائن میرے بچپن کا ایک اہم حصہ رہی ہے، جب میں چھوٹا تھا، میں ان اکھنڈ بھجنوں میں جاتا تھا، جہاں وہ سنایا کرتے تھے۔ رامائن سے متعلق کہانیاں اور 24 گھنٹے مسلسل گانے گاتے ہیں، یکشگن میں کئی کہانیاں رامائن پر مبنی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، "جب میں رام مندر کے تقدس کے دوران ایودھیا گیا تھا، تو میں ایک دن پہلے وہاں پہنچ گیا تھا، اور پرگتی اور میں ہنومان گڑھی مندر کا دورہ کرنے والے خوش قسمت تھے۔ میرے خیال میں سب کچھ صحیح وقت پر ہوا۔ یہ پہلی نظر پوسٹر ایک نئی ہندوستانی سپر ہیرو سنیما کائنات کے آغاز کا اشارہ کرتا ہے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی سپر ہیرو کائنات بننے کا وعدہ کرتا ہے، جو ہندوستانی افسانوی کہانیوں سے منسلک ہے۔ نوین یرنی اور وائی۔ روی شنکر کی پروڈیوس کردہ فلم 'جے ہنومان' میں اعلیٰ معیار اور بہترین تکنیکی معیاری کارکردگی دیکھنے کو ملے گی۔ کیونکہ یہ پروڈیوسر معیار پر توجہ دینے کے لیے جانے جاتے ہیں۔

اسٹوڈیو گرین نے ایک طاقتور پوسٹر شیئر کر کے کنگوا' کی ریلیز کی الٹی گنتی شروع کردی، ریلیز میں صرف 10 دن باقی ہیں

ممبئی: 5 نومبر (ایم ملک) اسٹوڈیو گرین کی کانگووا اس سال کی سب سے زیادہ انتظار کی جانے والی فلموں میں سے ایک بن گئی ہے اور اس کی ریلیز کے لیے شائقین کا انتظار بڑھتا جا رہا ہے۔ فلم شاندار انداز اور ایک نئی کہانی کا وعدہ کرتی ہے جو بہت زیادہ تفریح فراہم کرے گی۔ اس عظیم الشان ریلیز کے لیے میکرز کافی عرصے سے شائقین کو مصروف رکھے ہوئے تھے اور اب فلم کی ریلیز میں صرف 10 دن باقی ہیں، الٹی گنتی شروع ہوگئی ہے۔ کنگوا اس سال کی سب سے بڑی اور مہنگی فلم ہے۔ 350 کروڑ روپے سے زیادہ کے تخمینہ والے بجٹ کے ساتھ، یہ پشپا، سنکھم اور بہت سی دوسری بڑی فلموں سے بڑی ہے۔ فلم کی شوٹنگ مختلف براعظموں کے 7 مختلف ممالک میں کی گئی ہے۔ فلم بنانے والوں کے ذہن میں ایک منفرد نظر ہے کیونکہ یہ ایک منفرد فلم ہے جس میں پراگیتہاسک دور کو دکھایا گیا ہے۔ میکرز نے ایکشن اور سینما گرافی جیسے تکنیکی شعبوں کے لیے ہالی ووڈ کے ماہرین کی خدمات حاصل کی ہیں۔ فلم میں جنگ کا سب سے بڑا سیکوئنس بھی ہے، جس کی شوٹنگ کل 10 ہزار سے زیادہ لوگوں کے ساتھ کی گئی ہے۔ یہی نہیں، اسٹوڈیو گرین نے ٹاپ ڈسٹری بیوشن ہاؤسز کے ساتھ ہاتھ ملایا ہے، تاکہ فلم کو دنیا بھر میں بڑے پیمانے پر ریلیز کیا جاسکے۔

کنوٹ قانون ساز اسمبلی RSAP کے امیدوار گووند جیتھیوار کی خودکشی کی کوشش

کنوٹ :5/نومبر (اکرم چوہان) راشٹریہ سماج پارٹی کے امیدوار برائے قانون ساز اسمبلی گووند سمنا جیتھیور نے آج دوپہر زہر پی کر خودکشی کرنے کی کوشش کی۔ اس کے اہل خانہ نے اسے علاج کے لیے اپیزہ اسپتال گوکندہ میں داخل کرایا اور میڈیکل آفیسر ڈاکٹر۔ وی اے۔ سنگم واڑ نے اس کا علاج کیا۔ تاہم اس کی حالت سنگین ہونے کی وجہ سے اسے مزید علاج کے لیے ریاست تلنگانہ کے عادل آباد ڈسٹرکٹ اسپتال سے رجوع کیا گیا ہے۔ کنوٹ تعلقہ میں جیتھیواڑ تاجروں اور لینڈ مافیا کے ساتھ زمین کا سودا کر رہے ہیں۔ لیکن، لین دین مکمل نہ ہونے کی وجہ سے کچھ لوگوں نے جیتھیواڑ کو رقم واپس کرنے کے لیے زدوکوب کیا۔ اس کی وجہ سے جیتھیواڑ شدید ذہنی دباؤ میں تھا۔ خیال کیا جارہا ہے کہ اس نے مالی بحران کی وجہ سے زہر پی لیا۔ تاہم اس نے زہر کیوں پیا اس کی وجہ ابھی تک واضح نہیں ہوسکی ہے۔

ریاستی محکمہ آبکاری نے 5 لاکھ روپے مالیت کی شراب ضبط کی

ناندیڑ:5/نومبر (ورق تازہ نیوز) الیکشن کمیشن آف انڈیا کی طرف سے اسمبلی کے عام انتخابات کے شیڈول کا اعلان کرنے کے بعد، ناندیڑ ڈسٹرکٹ اسٹیٹ ایکسائز ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ضابطہ اخلاق کے تحت غیر قانونی شراب کو ضبط کرنے کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے۔ ناندیڑ اسٹیٹ ایکسائز سپرنٹنڈنٹ گنیش پاٹل نے بتایا کہ 4 نومبر کو محکمہ نے 14 مقامات پر چھاپے مارے اور کل 5 لاکھ 33 ہزار 600 روپے کی شراب ضبط کی۔ 4 نومبر کو کی گئی کارروائی میں مختلف مقامات پر کل 14 مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ اس میں 13 ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پکڑے گئے سامان میں سے مجموعی طور پر 5 لیٹر کیمیکل ضبط کیا گیا ہے اور 3 گاڑیاں بھی قبضے میں لے لی گئی ہیں۔ تمام کیپٹل گڈز کی مالیت 5 لاکھ 33 ہزار 600 روپے ہے۔ ضلع کلکٹر اور چیف الیکشن ریٹرننگ آفیسر ابھیجیت راوت نے ریاستی ایکسائز ڈپارٹمنٹ کو چوکس رہنے اور ضروری اقدامات کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ ضلع کے 9 اسمبلی حلقوں میں ووٹنگ کا عمل آزادانہ اور بے خوف ہو کر چل سکے۔ اس کے بعد ضلع میں محکمہ کے ذریعے چھاپے مارنے کا سیشن جاری ہے۔ الیکشن کے دوران اس میں اضافہ کیا گیا ہے اور محکمہ غیر قانونی شراب کی فروخت پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے۔

سید معین کی حلقہ جنوب میں کامیاب تشہیری مہم

ناندیڑ: 5/نومبر (ورق تازہ نیوز) ریاست مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات کے لیے ہر طرف زور وشور سے سیاسی سرگرمیاں جاری ہے۔ ناندیڑ کے حلقہ جنوب کے مجلس اتحاد المسلمین کے نامزد امیدوار جناب سید معین کی ان کے حلقہ اسمبلی کے حدود میں نوجوانوں کی جانب سے مسلسل گل پوشیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس موقع پر کثیر تعداد نے نوجوان اور بزرگ حضرات بھی اس تقریب میں شرکت کر رہے ہیں۔ سید معین کے یہ پروگرام قدیم شہر کے عرب گلی بروڈ گلی' اتوارہ منیار گلی' ہتائی ' منڈھائی کے علاوہ دیگر علاقوں میں ہو چکے ہیں۔ گزشتہ کل واگھی روڈ کھڑک پورہ کے علاقے میں بھی زبردست تقریب گل پوشی ہوئی اور پیدل دورہ کیا گیا جس میں سینکڑوں کی تعداد نے لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر سید معین نے ووٹرز سے فرداً فرداً ان کے گھر اور ان کے دکانوں پر پہنچ کر ملاقات کی اور ان سے اپنے حق میں رائے دہی کرنے کی اپیل کرتے ہوئے دعاؤں کی درخواست کی۔

ڈاکٹر محمد عبدالرافع کو سر سید احمد خاں قومی ایوارڈ سے نوازا گیا

ممبئ: (راست) اسباق قومی ایوارڈ (ادبی اور تعلیمی) کی تقریب مورخہ 2 نومبر 20240 بروز ہفتہ بمقام اسلام جمخانہ مرین لائن ممبئ میں اسباق پبلی کیشن پونہ، خود رنگ فاؤنڈیشن احمد آباد کی جانب سے ریاست مہاراشٹر، گجرات، اور کرناٹک کے باوقار ادباء، شعراء، تعلیمی ادارے کے باوقار معروف و قابل صدر مدرسین و اساتذہ کو قومی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس پر وقار تقریب کی صدارت محترم فیروز کمال صاحب (جبل پور مدھیہ پردیش)* محترم المقام حافظ ولی احمد خان صاحب (سیکرٹری اسباق پبلی کیشن پونہ، خود رنگ فاؤنڈیشن احمد آباد) معزز مہمانان ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب (انجمن السلام ممبئ)، محترم جناب قمر صدیقی صاحب، محترم جناب سلیم الوارے صاحب، محترم رفیق شیخ صاحب کے ساتھ ملک کے نامور و معروف شخصیات کی موجودگی میں منعقد کی گی۔ اس پر وقار تقریب میں تقریباً 22 شخصیات کو* مناظر عاشق ہرگانوی قومی ادبی ایوارڈ 2023/24 اور تعلیمی سر سید احمد خاں قومی ایوارڈ، فاطمہ شیخ قومی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ بالخصوص علاقہ مراٹھواڑہ کے معروف و نامور ادبی و تعلیمی شخصیت ڈاکٹر محمد عبدالرافع (صدر مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم پرایمری اسکول لال باڑہ ناندیڑ) کو* سر سید احمد خاں قومی ایوارڈ* سے صدر تقریب و حافظ ولی احمد خان صاحب کو تمام مہمانان کے ہاتھوں ایوارڈ میمینٹو دیکر نوازہ گیا۔ نیز اس تقریب میں 6 کتابوں کی رسم اجرا کیا گیا جس میں جناب ڈاکٹر محمد عبدالرافع صاحب کی تحقیقی ادب کی کتاب حضرت خواجہ حسن نظامی رح کی حیات وادبی خدمات * کا رسم اجرا کیا گیا۔ تمام شرکاء کو کتاب کا نسخہ تحفتاً پیش کی گی۔۔ ڈاکٹر محمد عبدالرافع کو قومی ایوارڈ سے نوازے جانے پر تمام دوست احباب اور محبان اردو ادب میں مبارکبادی کے پیغامات دیے جارہے ہیں۔

نانديڑ میں جنوری میں قومی صوفی کانفرنس' مشاورتی اجلاس کا انعقاد

ایران کلچر ہاؤس ممبئ کی جانب سے منعقد کی جارہی کانفرنس کی منصوبہ بندی کے لیے مدرسہ مدینۃ العلوم لال باڑہ ناندیڑ میں ایک نشست لی گئی۔ اس نشست میں بائیں سے ڈاکٹر محمد عبدالرافع سر، انٹرنیشنل کاؤنسلر عبدالصمد سر، لکچرر سر سید کالج اورنگ آباد عرفان سوداگر سر، ٹیچر سر سید اسکول ناندیڑ ڈاکٹر انیس الرحمن سر، NSB کالج ناندیڑ HOD اردو ڈپارٹمنٹ ڈاکٹر ارشاد احمد خاں سر، ایڈیٹر روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ محمد تقی صاحب، مدیر تعلیم وتربیت محترم عبدالملک نظامی سر، رہنماء کرتے ہوئے AazaadMaulanaDepartment Botany HOD AurangabaadCollege ڈاکٹر رفیع الدین ناصر سر، سابق ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر سر تاج شاکر، کہنہ مشق شاعر علیم اسرار سر، ڈائرکٹر VK College ناندیڑ مظہر الدین سر نے شرکت کی۔ اور جنوری 2025 میں ان شاءاللہ منعقد ہونے جارہی کانفرنس کا لائحہ عمل مرتب کیا۔

منیار گلی' اتوارہ میں فاروق احمد کی زبردست گلپوشی و پیدل دورہ

ناندیڑ: 5/نومبر (ورق تازہ نیوز) ونچت بہوجن اگھاڑی کے حلقہ جنوب اسمبلی کے امیدوار جناب فاروق احمد کا منیار گلی اور اتوارہ میں زبردست استقبال کیا گیا۔ انھوں نے ووٹرس سے ملاقات کی اور ان سے تائید کی اپیل کی۔ اس موقع پر نوجوان نے ہار اور شال پہنا کر ان کا زبردست انداز میں استقبال کیا۔ تقریب میں سینکڑوں کی تعداد میں افراد نے شرکت کی جو بعد میں ایک ریلی کی شکل اختیار کر گئی اور شہر کے منیار گلی سے ہوتی ہوئی اتوارہ 'جواری لائن 'برقی چوک سے گزر کر دوبارہ منیار گلی میں اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی میں کثیر تعداد میں نوجوانوں نے شرکت کی اور فاروق احمد صاحب کے حق میں زبردست نعرے بازی کرتے ہوئے انہیں کامیاب بنانے کی اپیل کی۔ اس موقع پر زبردست آتش بازی بھی کی گئی۔ فاروق احمد صاحب نے ریلی کے اختتام پر نوجوانوں کے اس اقدام کا شکریہ ادا کیا۔

بہار میں 24000 فرضی اساتذہ کی جاسکتی ہے ملازمت، محکمہ تعلیم نے اٹھایا سخت قدم

پٹنہ: بہار میں 24 ہزار اساتذہ کی ملازمت خطرے میں ہے۔ کئی اساتذہ کے سرٹیفکیٹ تو پہلی ہی تفتیش میں جعلی پائے گئے ہیں۔ اب ایسے سرٹیفکیٹ کی دوبارہ جانچ پڑتال کی جائے گی۔ حالانکہ مجموعی طور پر تقریباً 42 ہزار اساتذہ تفتیش کے دائرے میں ہیں جن کی کاو؟ نسلنگ نہیں ہو پائی ہے۔ ذرائع سے ملی جانکاری کے کے مطابق جو 4000 اساتذہ جعلی پائے گئے ہیں۔ ان میں سے 80 فیصد ایسے ہیں جنہوں نے سی ٹیٹ امتحان میں مقررہ معیار سے کم نمبر حاصل کرنے کے باوجود ملازمت حاصل کر لی تھی۔ سی ٹیٹ امتحان میں کم از کم 60 فیصد نمبر حاصل کرنا لازمی تھا۔ اس کے علاوہ 20 فیصد نے جعلی سرٹیفکیٹ پیش کیے جن میں معذوری، ذات، رہائش، کھیل وغیرہ شامل ہیں۔ اب حکومت ان اساتذہ کے خلاف کارروائی کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ ان کو دی گئی تنخواہ بھی وصول کی جائے گی۔ یکم ستمبر سے 13 ستمبر کے درمیان اہلیتی امتحان پاس کرنے والے کل 1,87,000 امیدواروں کی کاو؟ نسلنگ کی جانی تھی۔ لیکن 42000 اساتذہ کی کاو؟ نسلنگ نہیں ہوسکی۔ ان میں سے 3000 کاو؟ نسلنگ کے دوران غیر حاضر رہے۔ تقریباً 10000 اساتذہ کی بایومیٹرک تصدیق نہیں ہوسکی۔

مہایوتی کی 288 نشستوں پر بھرپور انتخابی مہم، بہت جلد ہر حلقے کا ماحول موافق ہوجائے گا: تٹکرے

اجیت دادا پوار کی بھاری اکثریت سے کامیابی یقینی، بارامتی کی عوام کا بھروسہ ان کے ساتھ ہے

ممبئ: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے صوبائی صدر اور رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے واضح کیا ہے کہ چند استثنائی اسمبلی حلقوں کے علاوہ مہایوتی کے امیدوار زیادہ تر نشستوں پر کامیابی کے لیے پوری تندہی سے کوشاں ہیں۔ تٹکرے کے مطابق ایک یا دو دنوں میں تمام اہم رہنماو؟ں کی رضامندی کے بعد ہر حلقے کا ماحول مہایوتی کے حق میں ہموار بنایا جائے گا تاکہ 288 نشستوں پر مکمل طاقت اور جوش وخروش کے ساتھ انتخاب لڑا جاسکے۔ این سی پی کے سینئر رہنما اجیت دادا پوار کی بھاری اکثریت سے کامیابی کی پیش گوئی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوام کی حمایت ان کے ساتھ ہے اور وہ اسمبلی میں بڑی کامیابی حاصل کریں گے۔ سنیل تٹکرے نے مزید بتایا کہ مہا یوتی میں شامل این سی پی، بی جے پی اور شیوسینا کے مشترکہ حکمت عملی کے ذریعے ہر حلقے میں مہم چلائی جارہی ہے۔ چند استثنائی حلقوں میں مخصوص نامزدگیاں سامنے آئی ہیں، تاہم وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے، نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کے درمیان ہونے والی مشترکہ میٹنگ میں ان حلقوں کے مسائل پر کھل کر بات چیت ہوئی ہے۔ ان رہنماو؟ں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جہاں سمجھوتے کے تحت کچھ حلقے چھوڑنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، وہاں اتحاد کو مضبوط بنانے اور کامیابی یقینی بنانے کے لیے جنگی سطح پر کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔ تٹکرے نے کہا کہ مہایوتی کی انتخابی مہم کا باضابطہ آغاز آج شام کولہاپور میں مہالکشمی دیوی کی آشیرواد کے ساتھ کیا جائے گا، جس میں وزیر اعلیٰ شندے، نائب وزیر اعلیٰ فڈنویس اور اجیت دادا پوار موجود ہوں گے۔ یہ جلسہ انتخابی مہم کو مزید توانائی فراہم کرے گا اور عوام کو مہایوتی کے نظریات اور حکومتی پالیسیوں سے روشناس کرائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف حلقوں میں پارٹی کارکنان کو فعال طور پر متحرک کیا جارہا ہے تاکہ انتخابی فضا کو مہایوتی کے لیے سازگار بنایا جاسکے۔ سنیل تٹکرے نے وضاحت کی کہ اگرچہ چند مخصوص حلقوں میں آزاد امیدوار بھی میدان میں ہیں، جن میں بی جے پی، این سی پی اور شیوسینا سے منسلک افراد بھی شامل ہیں، لیکن ان امیدواروں کو بھی قائل کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ایک یا دو دن کے اندر ناراض عناصر کو بھی اعتماد میں لے کر مہایوتی کی صفوں میں ہم آہنگی پیدا کی جائے گی۔ دیولالی کی نشست کا حوالہ دیتے ہوئے سنیل تٹکرے نے کہا کہ یہ نشست نیشنلسٹ کانگریس کے لیے مخصوص ہے اور اس حلقے سے مہایوتی کی جانب سے سروج اہیرے امیدوار ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ این سی پی اور بی جے پی کے درمیان یہ نشست طے شدہ ہے اور وزیر اعلیٰ شندے وہاں کے مقامی رہنماو؟ں اور دیگر تحفظات کو دور کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ تٹکرے نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ انتخابی محاذ بھی مضبوطی کے ساتھ مہایوتی کے حق میں ہو جائے گا۔ بارامتی حلقے میں اجیت دادا پوار کے عوامی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے سنیل تٹکرے نے کہا کہ اجیت دادا نے گزشتہ 30 سالوں میں بارہ ماتی کے لیے شاندار ترقیاتی کام کیے ہیں، جنہیں صرف بارہ ماتی ہی نہیں بلکہ پورے پونے ضلع اور ریاست بھر میں سراہا گیا ہے۔ تٹکرے نے کہا کہ اجیت دادا کا نمایاں کردار اور بارہ ماتی میں ان کی جانب سے بنائے گئے 'بارامتی پیٹرن' کی تعریف پورے ملک میں کی جاتی ہے۔ عوام ان کے کارناموں کو یاد رکھے ہوئے ہیں اور وہ انہیں اس بار اسمبلی میں بھاری اکثریت سے کامیاب کریں گے۔ پریس کانفرنس میں صحافیوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے سنیل تٹکرے نے کہا کہ انہوں نے راج ٹھاکرے کے بیانات پر کسی قسم کا ردعمل دینے سے اجتناب کیا۔ انہوں نے کہا کہ راج ٹھاکرے اکثر مزاحیہ انداز اپناتے ہیں اور گاہے بگاہے اپنے مخصوص انداز میں طنزیہ اور مقلدانہ بیانات دیتے ہیں۔ ان کی باتوں کو اسی انداز میں لینا چاہیے اور ان سے کوئی اور معنی اخذ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سنیل تٹکرے نے مزید کہا کہ کانگریس کی حالیہ کامیابیاں وقتی ہیں اور وہ زمینی حقائق کو بھول رہی ہے۔ کولہاپور میں کانگریس کے امیدوار کی جانب سے نامزدگی واپس لینے کے واقعے کو انہوں نے کانگریس کی اندرونی کمزوری کا مظہر قرار دیا اور کہا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس اپنی حالیہ کامیابیوں کے زعم میں حقیقت سے دور ہوتی جارہی ہے۔

کانگریس کل اسمبلی انتخابی مہم کا آغاز کرے گی: اتل لونڈھے

ممبئ: کانگریس اور مہا وکاس اگھاڑی اسمبلی انتخابات میں مکمل تیاری کے ساتھ میدان میں اتری ہیں اور کانگریس پارٹی کل 6 نومبر کو اپنی انتخابی مہم کا آغاز کرنے جارہی ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کل بدھ کے روز مہاراشٹر کے دورے پر آئیں گے۔ وہ دوپہر 1 بجے ناگپور میں 'سنویدھان سمان' کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ اس پروگرام میں آئین کے تحفظ اور اس کی اہمیت کے بارے میں گفتگو کی جائے گی۔ اسی دن شام 5 بجے ممبئ کے باندرہ کرلا کمپلیکس میں مہاوکاس اگھاڑی کی 'مہاراشٹر سوابھیمان سبھا' منعقد کی جائے گی۔ اس سبھا میں کانگریس اسمبلی انتخابات کے لیے اپنی 'گارنٹیوں' کا اعلان کرنے جارہی ہے، جس کے ذریعے عوام سے مختلف وعدے کیے جائیں گے۔ اس بارے میں ریاستی کانگریس کے ترجمان اتل لونڈھے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک بڑا پروگرام ہوگا جس میں ایم وی اے کے اہم رہنما شریک ہوں گے۔ تلک بھون میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے اتل لونڈھے نے مزید کہا کہ بی کے سی کی اس سبھا میں کانگریس پارٹی کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے، لوک سبھا کے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی، این سی پی-ایس پی کے صدر شرد پوار، شیوسینا-یوبی ٹی کے صدر ادھوٹھاکرے، کانگریس کے صوبائی صدر نانا پٹولے، اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر بالا صاحب تھورات اور دیگر اہم لیڈران موجود ہوں گے۔ یہ تمام لیڈران مل کر مہاراشٹر کے عوام کو ایم وی اے کی گارنٹیوں سے عوام کو روشناس کرائیں گے۔ اتل لونڈھے نے کہا کہ کانگریس عوامی آگاہی کے ذریعے مہا یوتی کی بدعنوانی کے بارے میں بھی آگاہی فراہم کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایکناتھ شندے-بی جے پی-اجیت پوار اتحاد کی حکومت نے مہاراشٹر کو گجرات کے سپرد کردیا ہے، جسے مہا وکاس اگھاڑی واپس لائے گی۔ اسی کے ساتھ ہی بی جے پی کے جھوٹے بیانیے کا مؤثر جواب بھی دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے کرناٹک اسمبلی سے اپنی گارنٹیوں کا آغاز کیا ہے اور ان پر عملدرآمد بھی شروع ہوچکا ہے۔ تلنگانہ کی کانگریس حکومت نے بھی گارنٹیوں کا اعلان کیا ہے اور ان کی عملدرآمد کی تفصیلات اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ اتل لونڈھے نے عوام کو یقین دلایا کہ وہ بی جے پی کے جھوٹے بیانیے کے خلاف درست معلومات فراہم کریں گے تاکہ اس سے عوام گمراہ نہ ہو۔ کانگریس کا مقصد عوام کے مسائل کا حل پیش کرنا ہے اور انہیں بااختیار بنانا ہے تاکہ وہ صحیح انتخاب کرسکیں۔

15 روزہ اجلاس: سیرت مصطفیٰ ﷺ کی پہلی نشست سعودی عرب سے آئے مہمان شیخ محمد حامد مدنی کی صدارت میں منعقد

نئی دہلی: مشرقی دہلی کی عیدگاہ جعفر آباد میں 25 ویں 15 روزہ اجلاس سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی نشست سعودی عرب سے آئے مہمان شیخ محمد حامد مدنی کی صدارت میں آج منعقد ہوئی۔ اس کی نظامت مولانا محمد طاہر نے کی۔ اجلاس کا آغاز شیخ محمد حامد مدنی کی تلاوت سے ہوا، جبکہ نعتیہ کلام حافظ محمد کلیم نے پیش کیا۔ 15 روزہ اجلاس سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واحد خطیب مفسر قرآن مولانا انیس احمد آزاد قاسمی بلگرامی نقشبندی نے ہجرت رسول وجوہات ومقاصد کے موضوع پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد؟ کی پیغمبرانہ زندگی 23 سالوں پر مشتمل ہے جن میں سے 13 سال مکی زندگی اور 10 سال مدنی زندگی کے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب حضرت محمد؟ نے مکہ کے باشندوں کو توحید کا پیغام سنایا تو آپ کے اولین مخاطبین آپ کے دشمن بن گئے، بس چند لوگوں نے ایمان قبول کیا۔ یہاں تک کہ سن 11 نبوی کے موسم حج میں رسول اللہ؟ نے منیٰ کے خیموں میں خفیہ طریقہ پر لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو مدینہ سے آئے 6 لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔ اگلے سال سن 12 نبوی کے موسم حج میں مدینہ منورہ سے 12 مسلمان آئے اور سن 13 نبوی کے موسم حج میں مدینہ منورہ سے 75 مسلمانوں نے منیٰ کی وادی عقبہ میں رسول اللہ سے ملاقات کی اور آپ سے گزارش کی کہ مکہ کے ان نامساعد حالات میں آپ کب تک وقت گزاریں گے لہٰذا آپ مکہ سے ہجرت فرما کر ہمارے یہاں مدینہ میں قیام پذیر ہوجائیں، اسلام کے لیے وہاں کے حالات نہایت سازگار ہیں۔ اس موقع پر رسول اللہ؟ کے چچا حضرت عباس بھی موجود تھے۔ جو ابھی تک اگرچہ اسلام نہیں لائے تھے مگر اپنے بھتیجے کی حمایت میں رہتے تھے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے ان مسلمانوں کے سامنے اپنی ہجرت کے لیے 6 شرطیں رکھیں (1) چستی ہو یا سستی ہر حال میں تم میری بات سنو گے اور اطاعت کرو گے (2) تنگی ہو یا خوشحالی ہر حال میں تم اللہ کے راستے میں مال خرچ کرو گے (3) بھلائی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے (4) اللہ کی راہ میں جب نکلنے کا تقاضہ ہو تو تم اٹھ کھڑے ہوگے (5) کسی ملامت گر کی ملامت کی پروا نہیں کرو گے (6) میری نصرت کرو گے اور جس چیز سے تم اپنی جان اور اپنے بچوں کی جان کی حفاظت کرتے ہو اس سے میری حفاظت کرو گے۔ مدینہ کے ان 75 لوگوں نے رسول اللہ کی ان شرائط کو قبول کرتے ہوئے پوچھا تھا کہ ہمیں اس کے بدلہ میں کیا ملے گا تو آپ نے فرمایا تھا اس کا بدلہ جنت ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ؟ نے اپنے صحابہ کو مکہ سے مدینہ بھیجنا شروع کردیا حضرت ابوسلمہ، حضرت صہیب، حضرت عمر بن خطاب وغیرہ مدینہ پہونچ گئے۔ مکہ کے سرداروں کے لیے سب سے زیادہ پریشان کن امر یہ تھا کہ یہ مسلمان اگر مدینہ میں اکثریت حاصل کرلیتے ہیں تو ملک شام سے ہماری تجارت خطرہ میں پڑ جائے گی کیوں کہ ملک شام کی شاہراہ مدینہ کے قریب سے ہو کر گزرتی ہے۔

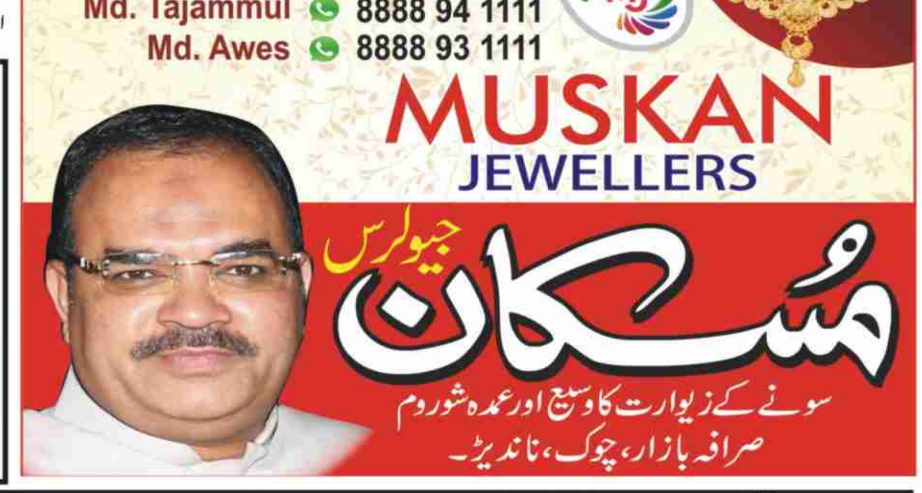

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔